باب دوم

ایمانیات وعبادات

(الف) ایمانیات

1- عقیدۂ توحید

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ توحید کا معنیٰ و مفہوم، فرضیت و اہمیت بیان کر سکیں۔ ☆ قرآن و سنت کی روشنی میں توحید کی اقسام جان سکیں۔
- ☆ شرک کا معنیٰ و مفہوم جان سکیں۔ ☆ شرک کی بنیادی اقسام کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں توحید کے اثرات اور شرک کے نقصانات کا ادراک کر سکیں۔
- ☆ عقیدۂ توحید سے واقفیت حاصل کر کے صرف اللہ پر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کو ایک رب جانتے اور مانتے ہوئے تمام معاملات میں اُسی سے رُجوع کر سکیں۔
- ☆ شرک کی وعید سے آگاہ ہو کر اس سے دُور رہنے کی شعوری کوشش کر سکیں۔

سوال 1: توحید سے کیا مراد ہے؟ عقیدۂ توحید کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

جواب: توحید کا مفہوم

توحید کے لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔

تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے۔

عقیدۂ توحید کی اہمیت

اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ توحید ہے۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیے بغیر دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔

1- سورۂ اخلاص میں توحید کی وضاحت

قرآنِ مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ سورت درج ذیل ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص: 1 تا 4)

ترجمہ: (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا

بیٹا ہے۔اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

پہلی آیت میں اعلان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں ایک ہے۔ وہ فرقے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو ذات میں، صفات میں یا افعال میں شریک ٹھہراتے ہیں ان کی تردید ہوگئی جیسا کہ مجوسی، ہندو اور نصرانی ایک سے زیادہ معبودوں کے قائل ہیں۔

دوسری آیت میں اس امر کا اعلان ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجود، صفات یا افعال میں کسی کا محتاج نہیں۔ کائنات کا ہر باطل معبود اس صفت سے خالی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ذات نہیں جو کسی کی محتاج نہ ہو۔ یوں صمد کہہ کر تمام معبودانِ باطل کا خاتمہ کر دیا۔

تیسری آیت میں اس بات کا اعلان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ اس اعلان میں یہود و نصاریٰ کی جو اس قسم کے رشتے اللہ کے لیے قائم کیے ہوئے ہیں، سخت تردید ہوگئی ہے اور ان کے عقیدے کا بطلان ثابت ہوگیا۔

چوتھی اور آخری آیت میں اس بات کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بے مثال اور بے نظیر ہے۔ دنیا میں کوئی بھی کسی بھی لحاظ سے اس کی ہمسری کوئی نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم کی اس مختصر سی سورت نے ہر قسم کے شرک کی جڑ کاٹ دی اور عبادت کا استحقاق صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کر دیا۔

2- وحدانیت باری تعالیٰ پر واضح دلیل

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (سورۃ البقرہ:163)

These Notes are available on taleemcity.com

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

3- انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا مرکز و محور

اسلامی عقائد میں سب سے پہلے عقیدۂ توحید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اس دنیا میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔ دنیا میں جتنے بھی پیغمبر آئے، ان سب کو خدائے واحد کی عبادت کی وحی کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (سورۃ الانبیاء:25)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو۔

4- اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور عالموں کی گواہی

عقیدۂ توحید کی صداقت و حقانیت پر خود اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور عالموں نے گواہی دی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (آل عمران:18)

ترجمہ: اللہ نے اس بات کی گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہی گواہی فرشتے اور انصاف پر قائم رہنے والے عالم بھی دیتے ہیں۔

5- انسانی فطرت کی پکار

ہمارا مشاہدہ ہے کہ اگر عام حالات میں انسان اپنے رب کو بھلا بھی دے تو جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے تو ہر طرف سے مایوس ہو کر بے ساختہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کبھی کبھی خارجی اثرات سے انسان کا جذبۂ فطرت دب جاتا ہے۔

توحید اور احادیث رسول خاتم النبیین ﷺ

توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسی پر دنیا اور آخرت کی کامیابی کا انحصار ہے۔ نبوت کے اعلان کے کچھ عرصہ بعد حضور خاتم النبیین ﷺ نے مکہ معظمہ میں صفا پہاڑی پر اپنی قوم (قریش) کو جو پہلا خطبہ دیا، اس میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

يَاَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا۔

ترجمہ: اے لوگو! کہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، کامیابی اور فلاح پاؤ گے۔

عقیدۂ توحید پر زور دیتے ہوئے حضور خاتم النبیین ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

اِنَّ التَّوْحِيْدَ رَاْسُ الطَّاعَاتِ **ترجمہ:** بے شک توحید تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔ عقیدۂ توحید کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ربوبیت، اُلوہیت، اسماء اور صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کیا جائے۔

سوال 2: عقیدۂ توحید کی اقسام تحریر کریں۔

جواب: عقیدۂ توحید کی اقسام: عقیدۂ توحید کی تین اقسام ہیں۔

1- توحید ربوبیت

توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ O (سورۃ الروم: 40)

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

2- توحید اُلوہیت

توحیدِ اُلوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ (سورۃ الکہف: 110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

3- توحید اسماء و صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماء و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماء و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

سوال 3: شرک سے کیا مراد ہے؟ شرک کی اقسام تحریر کریں۔

جواب: شرک کا مفہوم

شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، اُلوہیت اور اس کے اسماء وصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔

شرک کی اقسام

1- ذات میں شرک

اس سے مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ (سورۃ الاخلاص:3) ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

2- اُلوہیت میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا اُلوہیت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (سورۃ بنی اسرائیل:23) ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

3- صفات میں شرک

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ذات یا شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات جیسے علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (سورۃ الشوریٰ:11) ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

سوال 4: عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات تحریر کریں۔

These Notes are available on taleemcity.com

جواب: عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات

جو شخص عقیدۂ توحید کو اختیار کر کے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچ جاتا ہے، اس کی زندگی پر نہایت خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1- جرأت و بہادری

عقیدۂ توحید کو ماننے والا غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔ بندہ مومن اللہ تعالیٰ کو ہی زندگی اور موت کا حقیقی مالک سمجھتا ہے یہ تصور اس کے اندر ایسی جرأت اور بہادری پیدا کر دیتا ہے کہ وہ کسی مخلوق سے ڈرتا نہیں ہے۔ اس کے دل سے دوسروں کا خوف نکل جاتا ہے۔

2- عجز و انکسار

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا

کردہ ہے۔اس کا عقیدہ ہوتا ہے کہ بڑائی تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس ہے ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔وہ جب چاہے چھین سکتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ جو چیزیں تکبر کا باعث بنتی ہیں عقیدہ توحید رکھنے والا شخص اپنے آپ کو ان کا مالک نہیں سمجھتا بلکہ اللہ کو ہی مالکِ حقیقی سمجھتا ہے لہٰذا وہ عاجز بن کر زندگی گزارتا ہے۔

3- وسعت نظر

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔اس عقیدے کی بدولت مومن میں ہمدردی، محبت اور خدمت کے جذبات فروغ پاتے ہیں جنھیں وہ تمام مخلوقِ خدا پر نچھاور کرنے کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے۔عقیدۂ توحید پر ایمان ہی کی بدولت مومن رنگ، نسل، لسانی اور علاقائی تعصبات سے پاک ہو کر ایک عالمگیر رشتہ اخوت سے منسلک ہو جاتا ہے۔اس کی سوچ اتنی بلند ہو جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہر بندۂ مومن اور رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے ہر امتی کو اپنا دینی بھائی تسلیم کرتا ہے اور ان کے غم و خوشی کو اپنا غم و خوشی سمجھتا ہے۔وہ اس عقیدے کی بدولت انسانیت کی خدمت کرنا اپنا فرض اولین سمجھتا ہے۔

4- اعلیٰ اخلاقی اوصاف کا پیدا ہونا

عقیدۂ توحید انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔وہ کینہ اور حسد جیسے جذبات سے پاک ہو جاتا ہے، اس لیے کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ رزق اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے، جس کو چاہے زیادہ دے اور جسے چاہے کم دے۔عزت، طاقت اور ناموری سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اگر وہ دینا چاہے تو کوئی روک نہیں سکتا۔

5- مساواتِ نسلِ انسانی

عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔ عقیدۂ توحید انسانوں کے ذہنوں سے نسل، خاندان، رنگ، زبان اور وطن کی تفریق کا تصور ختم کر کے مساوات کا تصور دیتا ہے۔عقیدۂ توحید کی رو سے اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا خالق ہے اور تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام و اماں حوا کی اولاد ہیں۔کسی کو کسی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔

6- رجائیت

عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پُر امید ہوتا ہے اور وہ پُر سکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔وہ کسی حال میں بھی مایوس اور دلبرداشتہ نہیں ہوتا کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ اس کا معبود زمین و آسمان کے تمام خزانوں کا مالک و مختار ہے، اس کا فضل و کرم بے حد و بے حساب ہے۔

7- عزت نفس

عقیدۂ توحید انسان کو عزت نفس عطا کرتا ہے۔عقیدۂ توحید رکھنے والا آدمی نفع و نقصان، عزت و دولت، زندگی اور موت غرضیکہ ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ کو ہی سمجھتا ہے اس لیے اس کا سر انسانوں یا پتھر کی بے جان مورتیوں کے آگے نہیں جھکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے۔ وہ جب بھی ہاتھ پھیلاتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے پھیلاتا ہے۔اسے پتہ ہے کہ میری تمام ضروریات اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں پوری کر سکتا۔

8- اطمینان قلب

عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے وہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی حکمت پر یقین رکھتا ہے۔کسی بھی جانی و مالی نقصان پر واویلا نہیں کرتا بلکہ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس کا دل مطمئن رہتا ہے۔

9- گناہوں سے اجتناب

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو برائیوں سے بچاتا ہے اور نیکیوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ بندہ مومن اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تنہائی میں کیا ہوا گناہ بھی میرے اللہ کے علم میں ہے۔ اس طرح وہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے۔

10- قانون کی پابندی

عقیدۂ توحید کی بدولت انسان میں قانون کی پابندی پر عمل کرنے کی عادت پڑتی ہے کیوں کہ مومن اس بات سے اچھی طرح واقف ہے کہ خداوند کریم ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہے اور وہ ہمارے ظاہری اور پوشیدہ اعمال سے بخوبی واقف ہے مومن میں یہ یقین جس قدر محکم اور پختہ ہوتا جاتا ہے، وہ اتنا ہی اپنے خالق و مالک کا فرماں بردار ہوتا جاتا ہے اور اس کے نازل کیے ہوئے قوانین کا پابند ہو جاتا ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) توحید کا لغوی معنی ہے:

(الف) ایک ماننا (ب) اطاعت کرنا (ج) صفات ماننا (د) برابری کرنا

(ii) اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ماننا کہلاتا ہے:

(الف) توحید ربوبیت (ب) توحید اُلوہیت (ج) توحید اسما (د) توحید صفات

(iii) قرآن مجید کی کون سی سورت میں عقیدۂ توحید بیان کیا گیا ہے؟

(الف) اَلْكَوْثَر (ب) اَلْاِخْلَاص (ج) اَلْفَلَق (د) اَلنَّاس

(iv) شرک کا لغوی معنی ہے:

(الف) حصہ دار بنانا (ب) ایک ماننا (ج) مالک سمجھنا (د) بھلائی کرنا

(v) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ میں نفی کی گئی ہے:

(الف) ذات میں شرک کی (ب) صفات میں شرک کی (ج) اُلوہیت میں شرک کی (د) اسما میں شرک کی

جوابات: (i) ایک ماننا (ii) توحید ربوبیت (iii) الاخلاص (iv) حصہ دار بنانا (v) ذات میں شرک کی

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) عقیدۂ توحید کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: توحید کے لغوی معنی ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔

(ii) عقیدۂ توحید کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: قرآن مجید میں عقیدۂ توحید پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت کا نام الاخلاص اور التوحید ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔

(iii) عقیدۂ توحید کی تین اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: 1- توحید ربوبیت 2- توحید الوہیت 3- توحید اسماء وصفات

(iv) توحید اُلوہیت کی مختصر وضاحت کریں۔

جواب: توحید اُلوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید اُلوہیت ہے۔

(v) شرک کا معنیٰ ومفہوم بیان کریں۔

جواب: شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، اُلوہیت اور اس کے اسماء وصفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا انکار شرک ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) عقیدۂ توحید کی اقسام بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(ii) عقیدۂ توحید کے اثرات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 4

These Notes are available on taleemcity.com

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ نظامِ کائنات کے متعلق سائنسی ویڈیو تلاش کر کے ہم جماعت طلبہ کے ساتھ مباحثہ کریں۔

جواب: عملی کام۔

☆ عقیدۂ توحید سے متعلق قرآن وحدیث کے حوالوں کے ساتھ تحقیقی نوٹ تیار کریں۔

جواب: عقیدہ توحید دین اسلام کی اساس ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے بنیادی شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا جائے۔ توحید کا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا، عربی میں ایک کو واحد اور احد کہا جاتا ہے۔ توحید سے یہ بھی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، عبادات اور افعال میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، وہ واحد و یکتا ہے، اس کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے۔

قرآن مجید میں کئی مقامات پر عقیدۂ توحید کی وضاحت کی گئی ہے، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ (الاخلاص:1) ترجمہ: آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔

2- وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (البقرہ:163) ترجمہ: اور تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔

3- اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (اسرائیل:23) ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

4- لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ:11) ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں ہے۔

5- هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (الزمر:4) ترجمہ: وہی اللہ تعالیٰ ہے یگانہ اور قوت والا۔

مذکورہ بالا آیات کے علاوہ بہت سی ایسی احادیث ہیں جن میں عقیدہ توحید پر زور دیا گیا ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- توحید جنت کو واجب کر دیتی ہے اور شرک دوزخ کو (صحیح بخاری:914)

2- ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں، ان میں سے افضل کلمہ توحید کی ادائیگی ہے (سنن نسائی:5008)

3- سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور بہترین دعا استغفار ہے۔ (جامع ترمذی:3383)

taleemcity.com

برائے اساتذہ کرام

☆ نظامِ کائنات کے متعلق سائنسی ویڈیو دکھا کر طلبہ کے مابین خالقِ کائنات کی قدرت پر مذاکرہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

☆ عقیدۂ توحید سے متعلق قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ تحقیقی نوٹ تیار کروائیں۔

جواب: دیکھیے سرگرمی برائے طلبہ

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 توحید کے لغوی معنی ہیں:

(A) شریک کرنا (B) ایک ماننا اور یکتا جاننا (C) اللہ کی بڑائی (D) اللہ کی عظمت

-2 اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا کہلاتا ہے:

(A) رسالت (B) تکبیر (C) تہلیل (D) توحید

-3 تمام کائنات مخلوق ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کی (B) فرشتوں کی (C) انبیاء ؑ کی (D) جنات کی

-4 اسلامی عقائد میں سب سے پہلا عقیدہ ہے:

(A) آخرت (B) رسالت (C) توحید (D) کتابوں پر ایمان

-5 دنیا میں انبیاء ؑ کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا:

(A) حضرت آدم ؑ سے (B) حضرت نوح ؑ سے (C) حضرت ادریس ؑ سے (D) حضرت ابراہیم ؑ سے

-6 انبیاء ؑ کی تبلیغ میں سب سے زیادہ زور دیا گیا:

(A) نماز پر (B) روزہ پر (C) زکوٰۃ کی ادائیگی پر (D) توحید پر

-7 کوئی شخص اسلام کے دائرہ میں داخل نہیں ہو سکتا:

(A) نماز کے بغیر (B) روزہ کے بغیر (C) عقیدۂ توحید کے بغیر (D) حج کے بغیر

-8 قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے:

(A) عقیدۂ توحید پر (B) عقیدہ ملائکہ پر (C) عقیدۂ رسالت پر (D) عقیدہ کتب پر

-9 قرآن مجید کی کس سورت کو سورۃ التوحید بھی کہتے ہیں:

(A) الرحمن (B) المزمل (C) یٰسٓ (D) الاخلاص

-10 سورۃ الاخلاص کی آیات ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-11 "اللہ الصمد" کا مطلب ہے:

(A) اللہ ایک ہے (B) اللہ کا کوئی ہمسر نہیں (C) اللہ کسی کا باپ نہیں (D) اللہ بے نیاز ہے

taleemcity.com

-12 کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا:

(A) عقیدۂ توحید کے بغیر (B) عقیدۂ رسالت کے بغیر

(C) عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر (D) عقیدۂ ظہور عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر

-13 اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق ہے:

(A) اس کی عبادت کرنا (B) اس کی نعمتوں کا شکرادا کرنا

(C) اس کی مخلوق سے محبت کرنا (D) اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا

-14 عقیدۂ توحید اختیار کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا کیا انعام ہوگا؟

(A) دنیا میں عزت ملے گی (B) دنیا میں کامیابی ملے گی (C) جہنم سے نجات ملے گی (D) دنیا کی حکومت عطا ہوگی

-15 عقیدۂ توحید کی اقسام ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-16 "اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے" یہ عقیدۂ توحید کی قسم ہے:

(A) توحید ربوبیت (B) توحید اُلوہیت (C) توحید اسماء وصفات (D) توحید افعال

-17 اللہ تعالیٰ کو معبود برحق ماننا اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، کہلاتا ہے:

(A) توحید ربوبیت (B) توحید الوہیت (C) توحید اسماء (D) توحید صفات

-18 پس جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور:

(A) آخرت پر ایمان رکھے (B) نبی کی اطاعت کرے

(C) سخاوت کرے (D) اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

-19 اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا ہے:

(A) توحید اسماء وصفات (B) توحید الوہیت (C) توحید ربوبیت (D) توحید ذات

-20 جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان نہیں رکھتا وہ ارتکاب کرتا ہے:

(A) بڑے جرم کا (B) شرک کا (C) حسد کا (D) تکبر کا

-21 شرک ہے:

(A) عقیدۂ رسالت کا انکار (B) عقیدۂ توحید کا انکار (C) عقیدۂ آخرت کا انکار (D) عقیدہ ملائکہ کا انکار

-22 شرک کے لفظی معنی ہیں:

(A) حق دار اور ساجھی ٹھہرانا (B) اللہ کی عبادت نہ کرنا (C) اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا (D) آخرت کا انکار کرنا

-23 اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسماء وصفات میں کسی کو شریک اور حصہ دار بنانا ہے:

(A) شرک (B) بدعت (C) غلوفی الدین (D) صغیرہ گناہ

-24 شرک کی اقسام ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-25 کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا کہلاتا ہے:

(A) صفات میں شرک (B) الوہیت میں شرک (C) ذات میں شرک (D) افعال میں شرک

taleemcity.com

26- اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، کہلاتا ہے:
(A) ذات میں شرک (B) قدرت میں شرک (C) افعال میں شرک (D) اختیار میں شرک

27- لَمْ یَلِدْ کا مطلب ہے:
(A) نہ وہ (اللہ) کسی کا بیٹا ہے (B) نہ وہ (اللہ) کسی کا باپ ہے
(C) نہ وہ (اللہ) کسی کا بھائی ہے (D) نہ وہ (اللہ) کسی کا رشتہ دار ہے

28- ذات میں شرک کی نفی جس آیت میں کی گئی ہے:
(A) لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (B) اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ
(C) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (D) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

29- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا ہے:
(A) صفات میں شرک (B) اُلوہیت میں شرک (C) ذات میں شرک (D) افعال میں شرک

30- اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا ہے:
(A) صرف اسی کی عبادت کی جائے (B) اس کی راہ میں خرچ کیا جائے
(C) آخرت پر یقین رکھا جائے (D) اسراف سے بچا جائے

31- "اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ" میں نفی کی گئی ہے:
(A) صفات میں شرک کی (B) افعال میں شرک کی (C) اُلوہیّت میں شرک کی (D) ذات میں شرک کی

32- اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی ذات اور شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا کہلاتا ہے:
(A) ذات میں شرک (B) الوہیت میں شرک (C) قدرت میں شرک (D) صفات میں شرک

33- اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا شرک ہے:
(A) اللہ تعالیٰ کی صفات میں (B) اللہ تعالیٰ کی ذات میں
(C) اللہ تعالیٰ کی اُلوہیّت میں (D) اللہ تعالیٰ کی عظمت میں

34- اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کی نفی جس آیت میں کی گئی ہے:
(A) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (B) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (C) لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (D) اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ

35- تمام مخلوق محتاج ہے:
(A) فرشتوں کی (B) جنات کی (C) انسانوں کی (D) اللہ تعالیٰ کی

36- مخلوق میں پائی جانے والی صفات عطا کردہ ہیں:
(A) فطرت کی (B) اللہ تعالیٰ کی (C) وراثت کی (D) فرشتوں کی

37- زندگی پر خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں:
(A) عقیدۂ توحید سے (B) سخاوت کرنے سے (C) کاروبار کرنے سے (D) ملازمت کرنے سے

38- انسان غیرت مند اور بہادر ہوتا ہے:
(A) جنگ کرنے سے (B) سخاوت کرنے سے (C) عقیدۂ توحید سے (D) عقیدہ ملائکہ سے

39- عقیدۂ توحید سے خاتمہ ہوتا ہے:

(A) تکبر و غرور کا (B) فسق و فجور کا (C) جنگ و جدل کا (D) بے چینی کا

40- ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے:

(A) سخاوت کرنے والا (B) فلاحی کام کرنے والا (C) تعلیم دینے والا (D) عقیدۂ توحید کو ماننے والا

41- انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے:

(A) عقیدۂ آخرت (B) عقیدۂ رسالت (C) عقیدۂ توحید (D) عقیدہ ملائکہ

42- انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری پیدا کرتا ہے:

(A) عقیدۂ آخرت (B) عقیدۂ توحید (C) عقیدۂ ظہور عیسیٰ علیہ السلام (D) عقیدۂ ختم نبوت

جوابات:

(C) -10	(D) -9	(A) -8	(C) -7	(D) -6	(A) -5	(C) -4	(A) -3	(D) -2	(B) -1
(B) -20	(A) -19	(D) -18	(B) -17	(A) -16	(B) -15	(C) -14	(D) -13	(A) -12	(D) -11
(A) -30	(B) -29	(D) -28	(B) -27	(A) -26	(C) -25	(B) -24	(A) -23	(A) -22	(B) -21
(D) -40	(A) -39	(C) -38	(A) -37	(B) -36	(D) -35	(C) -34	(A) -33	(D) -32	(C) -31
								(B) -42	(C) -41

These Notes are available on taleemcity.com

مختصر جوابی سوالات

1- شریعت کی اصطلاح میں توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: توحید کے لغوی معنیٰ ایک ماننا اور یکتا جاننا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات اور جملہ اوصاف و کمالات میں یکتا اور بے مثل ماننا اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا توحید کہلاتا ہے۔

2- عقیدۂ توحید کی وضاحت چند جملوں میں کریں۔

جواب: تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اسی کے حکم کے مطابق چل رہی ہے۔ کائنات میں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کا مالک ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ ہے۔

3- انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا مشترکہ نکتہ کیا تھا؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اس دنیا میں جتنے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کی تبلیغ کی۔

4- سورۃ الاخلاص کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: (اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

5- عقیدۂ توحید کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔

جواب: عقیدۂ توحید کو تمام اُمورِ دین پر اہمیت اور اولیت حاصل ہے۔ عقیدۂ توحید کے بغیر کوئی عبادت اور عمل قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اہم ترین حق اس کی وحدانیت پر ایمان رکھنا ہے۔ جو شخص عقیدۂ توحید اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

6- عقیدۂ توحید کی اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: عقیدۂ توحید کی تین اقسام یہ ہیں: 1- توحید ربوبیت 2- توحیدِ اُلوہیت 3- توحید اسماء و صفات

7- توحید ربوبیت کیا ہے؟

جواب: توحیدِ ربوبیت یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اور اس کا شریک نہیں ہے۔

8- توحید ربوبیت کی دلیل میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟ جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے، جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

9- توحیدِ اُلوہیت کی وضاحت کریں۔

جواب: توحیدِ اُلوہیت سے مراد یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا قطعاً جائز نہیں اور پھر پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحیدِ اُلوہیت ہے۔

10- توحیدِ اُلوہیت کی دلیل میں قرآنی آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۠ (سورۃ الکہف:110)

ترجمہ: تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

11- توحید اسماء و صفات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء اور صفات میں یکتا اور تنہا ماننا توحید اسماء و صفات ہے، یعنی اعتقاد رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے واحد، اکیلا اور یکتا ہے، اسی طرح وہ اپنے اسماء و صفات اور افعال میں بھی واحد اور یکتا ہے۔

12- شرک کا ارتکاب کون کرتا ہے؟

جواب: جو شخص عقیدۂ توحید پر ایمان نہیں رکھتا، وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے۔ عقیدہ توحید کا انکار شرک ہے۔

13- شریعت کی اصطلاح میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: شرک کا لفظی معنیٰ حصہ دار اور ساجھی ٹھہرانا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ربوبیت، اُلوہیت اور اس کے اسماء و صفات میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک اور حصہ دار بنانا شرک کہلاتا ہے۔

14- شرک کی اقسام بیان کریں۔

جواب: شرک کی تین اقسام ہیں: 1- ذات میں شرک 2- اُلوہیت میں شرک 3- صفات میں شرک

15- ذات میں شرک کی وضاحت کریں۔

جواب: اس سے مراد ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر اور برابر سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی کی اولاد سمجھنا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی اولاد سمجھنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو ماننا یا کسی کو اللہ تعالیٰ کی بیٹی یا بیٹا ماننا، اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کہلاتا ہے۔

16- ذات میں شرک کے حوالے سے قرآنی آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۔ (سورۃ الاخلاص:3) ترجمہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

17- اُلوہیت میں شرک کی وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو عبادت میں شریک کرنا اُلوہیت میں شرک کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

18- اُلوہیت میں شرک کے حوالے سے قرآنی آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّآ إِيَّاهُ (سورۃ بنی اسرائیل:23) ترجمہ: کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

19- اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کی وضاحت کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ذات یا شخصیت میں اللہ تعالیٰ جیسی صفات ماننا اور اعتقاد رکھنا صفات میں شرک کہلاتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جیسی صفات، اس جیسا علم اور قدرت کسی دوسرے کے لیے سمجھنا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔

20- صفات میں شرک کے حوالے سے قرآنی آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (سورۃ الشوریٰ:11) ترجمہ: اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔

21- مخلوق میں پائی جانے والی صفات اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی مختصراً وضاحت کریں۔

جواب: تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور اس میں جو صفات پائی جاتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں، وہ کسی کی عطا کردہ نہیں ہیں۔

22- عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص کس طرح غیرت منداور بہادر ہوتا ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید کو ماننے والا شخص غیرت منداور بہادر ہوتا ہے، کیوں کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکتا ہے اور صرف اسی سے ڈرتا ہے۔

23- عقیدۂ توحید کس طرح انسان میں عجز و انکساری پیدا کرتا ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان میں عجز و انکسار پیدا ہوتا ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہے۔لہٰذا بندے کے لیے تکبر وغرور کی کوئی گنجائش نہیں۔

24- عقیدۂ توحید کو ماننے والا انسان کیوں تنگ نظر نہیں ہوتا؟

جواب: عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص تنگ نظر نہیں ہوتا۔اس کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ تمام کائنات کا خالق اور سب کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اسی وجہ سے وہ ساری مخلوق کی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے۔

25- عقیدۂ توحید انسان میں کون سی صفات پیدا کرتا ہے جس سے وہ مشکلات میں پریشان نہیں ہوتا؟

جواب: عقیدۂ توحید انسان میں صبر و قناعت، بلند ہمتی اور توکل جیسی صفات پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مشکل سے مشکل کام اور بڑی سے بڑی تکلیف سے پریشان نہیں ہوتا۔

26- انسان ذات پات اور معاشرتی تقسیم سے کیوں کر آزاد ہو سکتا ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید انسانوں کے درمیان مساوات اور برابری کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ذات پات اور دیگر معاشرتی تقسیم سے آزاد کر دیتا ہے۔

27- عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص کیسی زندگی گزارتا ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید پر ایمان رکھنے والا انسان پُر امید ہوتا ہے اور وہ پُرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارتا ہے۔

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

2- عقیدۂ رسالت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ عقیدۂ رسالت کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- ☆ عقیدۂ رسالت کے مفہوم، اہمیت اور ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ انبیاء کرام علیہم السلام اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کی نمایاں خصوصیات اور عظمت کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ☆ عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ عقیدۂ رسالت کی روح کو سمجھتے ہوئے عملی زندگی میں تمام انبیا کرام علیہم السلام کی عزت و تکریم کر سکیں۔
- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت کی نمایاں خصوصیات، عظمت اور عقیدۂ ختم نبوت کو ایمان کا لازمی حصہ سمجھ سکیں۔
- ☆ عقیدۂ رسالت کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لے سکیں اور اپنی زندگیوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے اثرات کو جان سکیں۔

سوال 5: رسالت کا مفہوم تحریر کرتے ہوئے اس کی ضرورت و اہمیت تحریر کریں۔

جواب: رسالت کا مفہوم

رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

رسالت کی ضرورت و اہمیت

اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیا کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ انبیا کرام علیہم السلام اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر وحی کے ذریعے سے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ نبوت اور رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر آ کر ختم ہوا۔

1- ہدایت و راہ نمائی

تمام انبیا کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔ ہدایت اور راہ نمائی کا مفہوم یہ ہے کہ انبیا اور رسل علیہم السلام، اللہ کے بندوں کو باطل کے اندھیرے سے نکال کر حق کی روشنی میں لاتے ہیں۔ انھیں شک کی جگہ یقین، جہل کی جگہ علم اور باطل کی جگہ حق عطا کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۗ وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ○ (سورۃ الفاطر: 24)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

2- روحانی وقلبی مشکلات کا حل

رسول اور نبی کا کام انسانوں کی اصلاح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، ارادہ، سوچنے اور سمجھنے کی جو قوت عطا کر رکھی ہے اس کی بدولت وہ اپنے اعمال میں آزاد اور خودمختار ہے اور اسی سبب سے وہ اشرف المخلوقات ہے۔ اگر انسان اپنے ارادے کی آزادی سے کام لے کر اپنی من مانیاں کرنے لگے تو معاشرے میں بگاڑ کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا ارادے کی اصلاح کے لیے دل کی اصلاح ضروری ہے۔ یہی وہ کام ہے جو نبی اور رسول کرتا ہے۔ جہاں بڑے بڑے فلسفیوں اور حکیموں کی عقل حیران اور مجبور رہ جاتی ہے وہاں ایک رسول اور نبی وحی الٰہی کی رہنمائی میں انسانوں کی روحانی و قلبی مشکلات کی عقدہ کشائی کرتا ہے۔ وہ کسی معلّمِ اخلاق، بادشاہ، حکیم، فلسفی اور مصلح کی طرح صرف بازاروں، مجمعوں اور آبادیوں کا امن و اطمینان نہیں چاہتا بلکہ وہ لوگوں کے دلوں کے اندر کا اطمینان چاہتا ہے۔

3- اخلاق کی اصلاح

نبی یا رسول بُرے اخلاق کی بیخ کنی کرتا ہے اور انسانوں کے اندر اچھے اخلاق کی تخم ریزی کرتا ہے۔ غلط رسم و رواج کو دور کرتا ہے اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کر کے صرف ایک اللہ کا بندہ بنا دیتا ہے۔

4- اعمال کے انجام سے آگاہی

انسان کی سیرت اور کردار کی تعمیر کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان اپنے اعمال کے انجام سے واقف ہو اور یہ واقفیت اور آگاہی ہمیں انبیا کرام علیہم السلام کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۔ ترجمہ: رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے ہوتے ہیں۔

مبشر اس اعتبار سے کہ وہ نیک اعمال کے اچھے انجام سے آگاہ کرتے ہیں اور نذیر اس اعتبار سے کہ انسانوں کو بُرے اعمال کے انجام سے آگاہ کرتے ہیں۔

5- عملی نمونہ

انبیا اور رسل علیہم السلام صرف اچھی باتیں ہی لوگوں کو نہیں سناتے بلکہ خود بہتر سے بہتر عمل کر کے دوسروں کو بھی اس کا عامل بناتے ہیں۔ انبیا کرام علیہم السلام ہمارے سامنے مثالی کردار پیش کرتے ہیں جس پر عمل پیرا ہو کر انسان دونوں جہانوں کی کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتے ہیں۔ انبیا علیہم السلام اپنے عمل سے احکام الٰہی کی تشریح کرتے ہیں جس سے ان احکام پر منشاء الٰہی کے مطابق عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ (الاحزاب:21)

ترجمہ: بے شک تمھارے لیے رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

6- مثالی نظام حیات

انبیا علیہم السلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسا نظام حیات دیتا ہے جو اُن کی فطری ضروریات کو ملحوظ رکھتا ہے۔ انسانوں کے بنائے ہوئے نظام ہائے حیات خامیوں سے مبرا نہیں۔ انسان کی ہمہ گیر ضرورتوں اور فطری تقاضوں کے مطابق صرف وہی نظامِ حیات ہے جو اللہ نے اپنے انبیا علیہم السلام کے ذریعے سے نسل انسانی کو دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (الحدید:25)

ترجمہ: ہم نے رسولوں کو کھلی ہدایت دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اتاری اور (عدل کی) ترازو تاکہ لوگ عدل وانصاف پر قائم رہیں (اور امن واطمینان کی زندگی بسر کریں)۔

taleemcity.com

سوال6: انبیا کرام علیہم السلام کی صفات تحریر کریں۔ (یا) رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: انبیا کرام علیہم السلام کی صفات

1- بشریت

بشریت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ تک جتنے بھی انبیا کرام علیہم السلام بھیجے وہ سارے کے سارے انسان تھے۔ ان کا تعلق جنات یا فرشتوں کے کسی گروہ سے نہیں تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى (سورۃ یوسف: 109)

ترجمہ: اور آپ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے وہ انسان ہی تھے۔ ان کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اور وہ انھی بستیوں کے رہنے والے تھے۔

چونکہ ایک نبی یا رسول کا کام احکامات الٰہی کی وضاحت کرنا، اس پر عمل کرنا، لوگوں کی اخلاقی تربیت کرنا اور ان کے نفس کا تزکیہ کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام امور ایک انسان ہی سرانجام دے سکتا ہے، جن یا فرشتہ کیسے انجام دے سکتا ہے۔ تمام رسولوں نے اپنی بشریت کا اعلان یوں کیا۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورہ ابراہیم: 11)

These Notes are available on taleemcity.com

ترجمہ: اور ان رسولوں نے کہا کہ ہم تمھاری طرح کے انسان ہیں۔

2- عطیہ خداوندی

نبوت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو انسان محنت سے حاصل کر لے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا نبی اور رسول چن لیتا ہے۔
وہی بہتر جانتا ہے کہ یہ منصب کس کے سپرد کرنا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (سورۃ الحج: 75)

ترجمہ: اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنے رسولوں کے طور پر چن لیتا ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (سورۃ الانعام: 124)

ترجمہ: اللہ بہتر جانتا ہے کہ اسے اپنی رسالت کسے سونپنی ہے۔

3- الہامی تعلیم

نبی کے علم و ہدایت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ نبی کی تعلیم الہامی ہوتی ہے یعنی وہ جو بھی تعلیم دیتا ہے، وحی الٰہی پر مبنی ہوتی ہے کسی انسان سے تعلیم حاصل کر کے یا اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ اللہ تعالیٰ آپ خاتم النبیین ﷺ کے متعلق فرماتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (سورۃ النجم: 3،4)

ترجمہ: اور وہ (نبی خاتم النبیین ﷺ) خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتا، بلکہ وہ وحی ہوتی ہے جو اُسے کی جاتی ہے۔

4- قول و فعل میں مطابقت

انبیا کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس وصف سے بھی نوازا ہوتا ہے کہ وہ جو بات کہتے ہیں سب سے پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھاتے ہیں۔ فلسفی یا دانا آدمی اچھی سے اچھی بات ضرور کر لیتے ہیں مگر خود اس پر عمل کر کے نہیں دکھاتے مگر انبیا کرام علیہم السلام اپنی تعلیمات پر سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر خود عمل کرتے ہیں۔

taleemcity.com

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

5- معجزات کا عطا کیا جانا

انبیا کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نبوت کی دلیل کے لیے کچھ ایسی چیزیں یا نشانیاں عطا کرتا ہے جس سے دوسرے لوگ عاجز ہوتے ہیں۔ یہ معجزات اس بات کا ثبوت ہوتے ہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا شخص واقعی اللہ تعالیٰ کا نبی ہے۔ ایک عام آدمی اپنے تمام تر کمالات کے باوجود معجزہ ظاہر نہیں کر سکتا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کا مقابلہ ہوا تو آپ علیہ السلام کا عصا تمام سانپوں کو نگل گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر جادوگر ایمان لے آئے۔

6- معصومیت

انبیا کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس خوبی سے بھی نوازا ہوتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی خصوصی نگہداشت میں گزرتی ہے۔ نبی نفسانی خواہشات اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بے پناہ اخلاقی و روحانی قوت عطا کی ہوتی ہے جو اسے گناہوں سے بچائے رکھتی ہے۔

7- تبلیغ احکام الٰہی

انبیا کرام علیہم السلام کا اہم ترین فریضہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اس کے بندوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ انبیا کرام علیہم السلام کو جو حقائق بذریعہ وحی معلوم ہوتے ہیں وہ انھیں لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ (سورۃ المائدہ:67)

ترجمہ: اے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پہنچا دیجیے جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل ہوا ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہنچا دیا؟ سب نے جواب دیا ہاں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی اٹھا کر فرمایا، اے اللہ! گواہ رہنا۔

8- احکامات الٰہی کی تشریح

نبی یا رسول، اللہ تعالیٰ کے احکامات انسانوں تک پہنچاتا ہی نہیں بلکہ اپنے قول و عمل سے ان کی وضاحت بھی کرتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے بعض احکامات تشریح طلب ہوتے ہیں۔ وضاحت اس لیے کی جاتی ہے تاکہ لوگوں کے لیے ان احکامات پر عمل کرنا آسان ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی منشا کو سمجھنے میں انھیں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

9- انبیا کرام علیہم السلام پر ایمان

رسول یا نبی جس امت میں مبعوث ہوتا ہے اس کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ اس پر ایمان لائے، نہ صرف اپنے وقت کے نبی پر بلکہ پہلے نبیوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ کسی ایک نبی کا انکار کفر ہے۔ قرآن مجید نبیوں پر ایمان لانے کی حقیقت یوں بیان کرتا ہے:

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (سورۃ البقرہ:285) ترجمہ: ہم اس کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔

10- اطاعت انبیا کرام علیہم السلام

انبیا کرام علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسولوں کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ (سورۃ محمد:33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

اللہ نے تمام انبیا کرام ﷺ کی بعثت کا مقصد یہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء:64)

ترجمہ: اور ہم نے رسول بھیجے ہی اس لیے ہیں کہ ان کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جائے۔

سوال 7: رسالت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) کے خصائص تحریر کریں۔

جواب: انبیا کرام ﷺ کے اس سلسلے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیا کرام ﷺ کو جو امتیازات الگ الگ عطا فرمائے تھے، وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات گرامی میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو بہت سے ایسے خصائص سے بھی نوازا گیا جو آپ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اہم ترین خصائص درج ذیل ہیں:

1- عالمگیر نبوت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پہلے آنے والے انبیا کرام ﷺ کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے جتنے انبیا و رسل ﷺ بھیجے گئے، ان کا دائرہ تبلیغ محدود تھا۔ وہ اپنی اپنی قوم یا مخصوص علاقے کے لیے نبی بن کر تشریف لائے جب کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کرۂ ارض کے کسی خاص خطے یا قوم کے لیے نبی بنا کر نہیں بھیجے گئے بلکہ ساری دنیا کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے خود بحکم الٰہی اپنی عالمگیر نبوت کا اعلان یوں کیا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (سورۃ الاعراف:158)

ترجمہ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

قرآن مجید نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی عالمگیر نبوت کا تذکرہ یوں کیا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سورہ سبا:28)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو تمام لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔

2- تکمیل دین

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے جتنے انبیا کرام ﷺ تشریف لائے انھیں اس دور کے حالات اور عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر شریعت عطا کی جاتی تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے دین کی تکمیل کر دی گئی جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت و راہ نمائی کا کام دے گی۔ قرآن مجید کا اعلان ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ المائدہ:3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔

اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) کی تکمیل کرتے ہوئے زندگی کے بنیادی اصول متعین کر دیے ہیں۔ ان اصولوں کی روشنی میں ہر زمانے کے حالات کے تحت قوانین مدون کیے جا سکتے ہیں۔

3- جامعیت

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ایک امتیازی وصف جامعیت ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے نبیوں کی زندگیاں انسانی زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ نہیں کرتی تھیں جب کہ رسالت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) زندگی کا نہایت جامع ضابطہ پیش کرتی

ہے۔انسانی حیات کا کوئی گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا روحانی، رہنمائی سے محروم نہیں ہے۔مختلف طبقات انسانی کو اپنے مختلف تعلقات اور فرائض ادا کرنے کے لیے جن نمونوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات میں موجود ہیں۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: بے شک تمھارے لیے اللہ کے رسول (خاتم النبیین ﷺ کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔

4- حفاظت قرآن

سابقہ انبیا کرام علیہم السلام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔فرمان الٰہی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (سورۃ الحجر:9)

ترجمہ: بے شک ہم نے اس کتاب کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

5- سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت

چونکہ سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ قرآن مجید کی تفسیر ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی طرح اس کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا ہے۔ ہر دور میں محدثین کی ایسی جماعت موجود رہی ہے جنھوں نے سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ان کی سخت محنت کے نتیجے میں حدیث کی مستند اور معتبر کتب وجود میں آئیں جو حفاظت سنت کا ذریعہ ہیں۔

6- سابقہ شریعتوں کا نسخ

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت نے اپنے سے پہلے نازل ہونے والی تمام شریعتوں مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔اب صرف شریعت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) پر عمل کیا جائے گا۔جو کوئی اس کے علاوہ کسی اور شریعت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہے۔فرمان ربانی ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ (سورہ آل عمران:85)

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

7- غلبہ دین

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نہ صرف لوگوں تک اسلام پہنچایا بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی زمین پر نافذ کر کے تمام باطل ادیان پر غالب کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے رسول خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد یہ بھی قرار دیا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (سورۃ التوبہ: 33)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔

8- ختم نبوت

رسالت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے یہ خاص وصف عطا کیا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی نبی

نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیا کرام علیہم السلام آئے ہیں ان میں سے ہر ایک کے بعد دوسرا نبی تشریف لے آتا تھا مگر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اس بات کی گواہی دی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے خود متعدد احادیث میں اس بات کی گواہی دی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

سوال 8: عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: ختم نبوت کا مفہوم

عربی زبان میں "خاتم" کا معنی اس مہر کے ہیں جو لفافے پر اس لیے لگائی جاتی ہے کہ اس میں کوئی کمی بیشی نہ کی جا سکے۔ گویا آپ خاتم النبیین ﷺ کے آنے سے نبوت و رسالت کا سلسلہ سربمہر ہو گیا۔

اسلامی اصطلاح میں ختم نبوت سے مراد یہ عقیدہ رکھنا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ نبوت و رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا وہ آنحضرت خاتم النبیین ﷺ پر ختم ہو گیا۔ اب قیامت تک کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔

ختم نبوت اَز روئے قرآن

1- اللہ تعالیٰ کی گواہی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان یوں فرمایا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

عربی زبان میں ختم کے معنی مہر لگانا، بند کرنا، آخر تک پہنچانا اور کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانا کے ہیں۔ تمام مفسرین نے اس آیت کریمہ میں خاتم کے معنی آخری نبی کے بیان کیے ہیں۔

2- محفوظ دین

حضور خاتم النبیین ﷺ سے پہلے بہت سے انبیا کرام علیہم السلام آئے لیکن دنیا آج ان میں سے اکثر کے ناموں سے بھی واقف نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں میں سے بھی کوئی بھی اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس کو مٹا دیا جاتا ہے اور جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ باقی رکھی جاتی ہے اور اسے مٹنے سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی شریعت کو باقی رکھا گیا ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے کی شریعتیں یا تو مٹ گئیں یا ان میں اس قدر ردوبدل ہو گیا کہ اب وہ اپنی اصل حالت میں موجود نہیں لیکن آنحضور خاتم النبیین ﷺ کی لائی ہوئی کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو روز

روشن کی طرح صاف اور واضح ہے۔ دین محمدی خاتم النبیین ﷺ کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے اس لیے یہ قیامت تک محفوظ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ○ (سورۃ الحجر:9)

ترجمہ: ہم نے خود اُتاری ہے یہ نصیحت اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام مکمل اور محفوظ شکل میں تمام دنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیے باقی چھوڑا اور کسی نئے نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ اس لیے قرآن حکیم نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا ہے۔

3- تکمیل دین

سابقہ انبیاء علیہم السلام سے جس شریعت کا آغاز ہوا تھا حضور خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کے بعد اس شریعت کو مکمل کر دیا گیا۔ اس بات کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں کیا ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ المائدہ:3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے اسلام کو بطور دین تمھارے لیے پسند کیا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بتا دیا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت کے ساتھ دین اسلام کی تکمیل ہوگئی ہے۔ تکمیل دین کا مطلب ہے کہ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں شریعت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) سے رہنمائی نہ ملتی ہو۔ اس کے علاوہ شریعت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) سابقہ شریعتوں کی تمام الہامی تعلیمات کو بھی اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شریعت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) ہر لحاظ سے کامل ہے۔

4- عالمگیریت

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی انبیا اور رسل علیہم السلام تشریف لائے ہیں ان کی تبلیغ و ہدایت اور نبوت و رسالت ایک خاص علاقے یا قوم تک ایک محدود زمانے کے لیے مخصوص تھی۔ انھوں نے کبھی بھی عالمگیر نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام نے لوگوں کو ان الفاظ کے ساتھ دعوت دی۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ (الاعراف:59) ترجمہ: اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا تو حکم دیا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (سورۃ الاعراف:158)

ترجمہ: آپ (خاتم النبیین ﷺ) کہہ دیجیے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

گویا کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا پیغام عالمگیر تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوری انسانیت کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں تک پہنچایا اور کسی نئے نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت کو ختم کر دیا' اسی لیے قرآن کریم نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کے اعزاز سے نوازا ہے۔

ختم نبوت از روئے احادیث

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

1- ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (جامع ترمذی:2219)

-2 میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیا کرام علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کنارے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اور وہ اینٹ میں ہوں۔ (بخاری)

-3 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تین مرتبہ ہم سے فرمایا: میں محمد (رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نبی اُمّی ہوں۔ پھر فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (مسند احمد)

-4 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

ان تمام روایات کے مطالعہ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص جھوٹا ہے۔

اجماعِ اُمت

آیات و احادیث کی روشنی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد امّتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضورِ اکرم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

These Notes are available on taleemcity.com

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) رسالت کا لغوی معنی ہے:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) پیروی کرنا (ج) مشہور کرنا (د) سیدھا راستہ دکھانا

(ii) توحید کے بعد اہم ترین عقیدہ ہے:

(الف) رسالت (ب) تقدیر (ج) آخرت (د) ایمان بالملائکہ

(iii) جس پیغمبر پر دین کی تکمیل ہوئی، وہ ہیں:

(الف) حضرت نوح علیہ السلام (ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام
(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (د) حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

(iv) تمام انبیا کرام علیہم السلام میں امتیازات کے اعتبار سے فائق اور افضل ہستی ہیں:

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام (ب) حضرت عیسیٰ علیہ السلام
(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام (د) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

(v) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی وہ خصوصیت جو صرف آپ ہی کی انفرادیت ہے:

(الف) صاحب کتاب (ب) معصومیت (ج) آخری نبی ہونا (د) واجب الاطاعت

جوابات: (i) پیغام پہنچانا (ii) رسالت (iii) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
(iv) حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (v) آخری نبی ہونا

سوال2: مختصر جواب دیں:

(i) رسالت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے، جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

(ii) رسالت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کریں۔

جواب: اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد عقیدۂ رسالت کا درجہ ہے۔ انبیا کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔ تمام انبیا علیہم السلام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

(iii) ختم نبوت کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ﷺ ہیں۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: 1- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پہلے آنے والے انبیا کرام علیہم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ کا امتیاز یہ ہے کہ آپ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

2- آپ خاتم النبیین ﷺ کو یہ امتیاز اور خصوصیت عطا کی گئی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت سے تمام انبیا کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔ اب صرف شریعت محمدی (خاتم النبیین ﷺ) ہی واجب الاطاعت ہے۔

(v) عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

سوال3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) رسالت کی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 6

(ii) عقیدۂ ختم نبوت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 8

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **اساتذہ اور والدین کی راہ نمائی میں ختم نبوت پر مواد اکٹھا کریں۔**

جواب: عملی کام۔

taleemcity.com

برائے اساتذہ کرام

☆ عقیدۂ رسالت کے متعلق آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔ طلبہ کو عقیدۂ رسالت کے عملی تقاضوں سے آگاہ کریں۔

جواب: عقیدۂ رسالت سے متعلق قرآنی آیات

-1 قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (آلِ عمران:32)

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دیجیے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

-2 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (آلِ عمران:31)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

These Notes are available on taleemcity.com

-3 مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء:80)

ترجمہ: جس نے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی۔

-4 وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔ (الحشر:7)

ترجمہ: سو جو چیز تم کو پیغمبر (خاتم النبیین ﷺ) دے وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔

-5 وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۔ (الاحزاب:36)

ترجمہ: جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔

-6 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ○ (سورۃ محمد:33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول (خاتم النبیین ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

اللہ نے تمام انبیا کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد یہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:

-7 فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ (النساء:65)

ترجمہ: تمھارے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں (ہو سکتے) جب تک اپنے تنازعات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ خاتم النبیین ﷺ کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں۔

عقیدۂ رسالت کے عملی تقاضے

-1 رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کی جائے۔ مومنوں کو جان دے کر بھی محبت کا یہ رشتہ قائم رکھنا چاہیے۔

-2 نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی تمام معاملات میں اطاعت و پیروی کی جائے۔ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ جس بات کا حکم دیں اس پر عمل کیا جائے اور جس بات سے منع کر دیں اس سے انسان رک جائے۔

-3 نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو آخری نبی تسلیم کیا جائے۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 رسالت کے لغوی معنی ہیں:
(A) پیغام رسانی (B) پہنچانا (C) رسولوں پر ایمان لانا (D) ڈرانا

-2 پیغام پہنچانے والے کو کہتے ہیں:
(A) فرشتہ (B) برگزیدہ (C) ولی (D) رسول

-3 اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا، کہلاتا ہے:
(A) ملائکہ (B) رسالت (C) نبوت (D) توحید

-4 جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اُسے کہتے ہیں:
(A) فرشتہ (B) ولی اللہ (C) خلیل اللہ (D) رسول

-5 اسلام کے عقائد میں توحید کے بعد درجہ ہے:
(A) آخرت کا (B) کتابوں کا (C) رسالت کا (D) ملائکہ کا

-6 اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر ہوتے ہیں:
(A) انبیا کرام علیہم السلام (B) اولیا کرام (C) فرشتے (D) جنات

-7 معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں:
(A) اولیا کرام (B) تاجر (C) کاشت کار (D) انبیا کرام علیہم السلام

-8 اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السلام پر اپنے احکام نازل کرتا ہے:
(A) براہِ راست (B) کلام کر کے (C) وحی کے ذریعے (D) الہام کر کے

-9 رسالت کا سلسلہ شروع ہوا:
(A) حضرت آدم علیہ السلام سے (B) حضرت ادریس علیہ السلام سے (C) حضرت نوح علیہ السلام سے (D) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے

-10 رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا:
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
(C) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (D) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر

-11 انبیا کرام علیہم السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ہے:
(A) معاشی ترقی (B) سماجی ترقی
(C) انسانوں کے اخلاق کی اصلاح (D) اسلامی حکومت کا قیام

-12 اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں بھیجے:
(A) نبی اور رسول (B) معلم (C) خدمت گار (D) قاضی

-13 کوئی امت ایسی نہیں جن میں کوئی نہ گزرا ہو:
(A) ولی (B) عالم (C) ڈرانے والا (D) عابد

taleemcity.com

14- نبی اور رسول ہوتے ہیں:

(A) انسان (B) فرشتے (C) جنات (D) پڑھے لکھے

15- نبی اور رسول تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں:

(A) اعلیٰ نسب کی وجہ سے (B) مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے

(C) عزت و شہرت کی وجہ سے (D) سخاوت اور نیک دلی کی وجہ سے

16- معصوم ہوتے ہیں:

(A) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (B) تابعین (C) ائمہ کرام (D) انبیاء علیہم السلام

17- انبیاء علیہم السلام کی نبوت اور رسالت ہوتی ہے:

(A) وہبی (B) کسبی (C) دائمی (D) عارضی

18- کن کی اطاعت واجب ہوتی ہے؟

(A) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (B) انبیاء کرام علیہم السلام (C) تابعین (D) محدثین

19- اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت نہ کرنے سے:

(A) مالی نقصان ہوتا ہے (B) قحط نازل ہوتا ہے (C) اعمال ضائع ہوتے ہیں (D) اخلاق تباہ ہوتے ہیں

20- تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے امتیازات جمع کر دیے گئے:

(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات میں (B) حضرت آدم علیہ السلام کی ذات میں

(C) حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذات میں (D) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ذات میں

21- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بھیجا ہے:

(A) اہلِ عرب کے لیے (B) اہلِ فارس کے لیے

(C) قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے (D) بنی اسرائیل اور عرب والوں کے لیے

22- اب صرف واجب الاطاعت ہے:

(A) شریعت محمدی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) (B) شریعت عیسیٰ علیہ السلام

(C) شریعت موسیٰ علیہ السلام (D) شریعت ابراہیم علیہ السلام

23- اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل کی:

(A) حضرت آدم علیہ السلام پر (B) حضرت یعقوب علیہ السلام پر

(C) حضرت داؤد علیہ السلام پر (D) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر

24- اللہ تعالیٰ نے بطور دین پسند کیا:

(A) یہودیت کو (B) عیسائیت کو (C) اسلام کو (D) مجوسیت کو

25- سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل شدہ کتابیں اور صحائف کی تعلیم کا کیا ہوا؟

(A) ان پر عمل مشکل ہو گیا (B) ان کی تعلیمات مٹ گئیں یا اصلی حالت میں موجود نہیں

(C) ان کی تعلیم منسوخ ہو گئی (D) ان کے ماننے والے ختم ہو گئے

26- آج بھی اپنی اصل شکل میں موجود ہے:

(A) قرآن مجید (B) تورات (C) زبور (D) انجیل

27- نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا:

(A) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (B) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر

(C) حضرت داؤد علیہ السلام پر (D) حضرت سلیمان علیہ السلام پر

28- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے نہیں ہیں:

(A) باپ (B) بیٹے (C) بھتیجے (D) بھانجے

29- اب قیامت تک نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آ سکتا ہے۔ اس پر امت مسلمہ کا ہے:

(A) فیصلہ (B) قیاس (C) اجماع (D) پہرہ

30- کن کے دور میں لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا؟

(A) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (B) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

(C) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

31- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(A) ان کو قتل کیا (B) ان کو معاف کیا (C) ان کو جلا وطن کیا (D) ان کے خلاف جہاد کیا

taleemcity.com

جوابات:

(D) -10	(A) -9	(C) -8	(D) -7	(A) -6	(C) -5	(D) -4	(B) -3	(D) -2	(A) -1
(D) -20	(C) -19	(B) -18	(A) -17	(D) -16	(B) -15	(A) -14	(C) -13	(A) -12	(C) -11
(B) -30	(C) -29	(A) -28	(B) -27	(A) -26	(B) -25	(C) -24	(D) -23	(A) -22	(C) -21
									(D) -31

مختصر جوابی سوالات

1- شریعت کی اصطلاح میں رسالت سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسالت کے لغوی معنی پیغام رسانی یا پیغام پہنچانا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کا کسی برگزیدہ اور منتخب کیے ہوئے بندے کو انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے بھیجنا رسالت کہلاتا ہے۔

2- رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس ہستی کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے، اسے رسول کہتے ہیں۔

3- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا کیا انتظام فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ ہدایت اور راہ نمائی اللہ تعالیٰ کے انبیا کرام علیہم السلام کے ذریعے سے مہیا کی گئی۔

4- انبیا کرام علیہم السلام کے چار اوصاف تحریر کریں۔

جواب: 1- انبیا کرام علیہم السلام اپنے معاشرے کے پاک اور بے حد نیک انسان ہوتے ہیں۔

2- اللہ تعالیٰ ان پر وحی کے ذریعے سے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔

3- انبیا کرام معصوم ہوتے ہیں۔ 4- انبیا کرام کی اطاعت واجب ہے۔

5- نبوت اور رسالت کا سلسلہ کہاں سے شروع ہوا اور کہاں پر ختم ہوا؟

جواب: نبوت اور رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر آ کر ختم ہوا۔

6- انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

جواب: تمام انبیا علیہم السلام کی بعثت کا مقصد انسانوں کے اخلاق کی اصلاح اور انھیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے طریقے سکھانا تھا۔

7- اللہ تعالیٰ نے سب اقوام میں اپنا پیغام پہنچانے کا کیا اہتمام کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جتنی اقوام پیدا فرمائیں، ان سب کے لیے نبی اور رسول مبعوث فرمائے، تاکہ وہ ان اقوام تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کا پیغام پہنچا سکیں اور راہ نمائی کر سکیں۔

8- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۔ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: بے شک ہم نے آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر اور کوئی اُمت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

9- انبیاء کرام علیہم السلام کس طرح علم و حکمت والے ہوتے ہیں؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی صورت میں علم و حکمت سے نوازا جاتا ہے اور عام انسانوں میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

10- نبی اور رسول انسان ہونے کے باوجود تمام مخلوق سے بلند مقام کیوں رکھتے ہیں؟

جواب: نبی اور رسول اگرچہ انسان ہوتے ہیں، لیکن اپنے مرتبے اور عقل و فہم کے اعتبار سے تمام مخلوق سے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

11- انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت و رسالت وہبی ہوتی ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: انبیا کرام علیہم السلام کی نبوت اور رسالت وہبی ہوتی ہے، یعنی منصب نبوت کسی خاص عمل یا کوشش کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ملتا ہے۔

12- اطاعت رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حوالے سے قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۔ (سورۃ محمد: 33)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔

13- کوئی سے دو خصائص محمدی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) تحریر کریں۔

جواب: 1- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رسالت عالمگیر ہے۔

2- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اللہ کے دین کی تکمیل کر دی گئی۔

14- بعثت کے اعتبار سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کیا اعزاز ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیا کرام علیہم السلام کسی خاص قوم یا قبیلے کی طرف مبعوث کیے گئے، لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا امتیاز یہ ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

15- شریعت کے لحاظ سے آپ خاتم النبیین ﷺ کا کیا اعزاز ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت سے تمام انبیا کرام علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہوگئیں۔ اب صرف شریعت محمدی خاتم النبیین ﷺ ہی واجب الاطاعت ہے۔

16- تکمیل دین کے حوالے سے قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ (سورۃ المائدہ:3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کرلیا۔

17- سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات اور قرآن مجید کی تعلیمات میں کیا فرق ہے؟

جواب: سابقہ انبیا کرام علیہم السلام پر جو کتابیں اور صحائف نازل ہوئے اب ان کی تعلیمات بالکل مٹ چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں، لیکن نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آج بھی اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

18- قرآن کریم کی حفاظت کیوں ضروری تھی؟

جواب: قرآن مجید کی حفاظت اس لیے ضروری تھی کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر نبوت اور رسالت کے اس سلسلے کو ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول نہیں آئے گا، لہٰذا اب قیامت تک قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کی پیروی کرنا ہی لازم اور ضروری ہے۔

19- ختم نبوت کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

20- ختم نبوت کے حوالے سے قرآنی آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورۃ الاحزاب:40)

ترجمہ: نہیں ہیں (حضرت) محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

21- ختم نبوت پر بطور دلیل حدیث تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے متعدد احادیث مبارکہ میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو یہ بتایا کہ اب میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

22- ختم نبوت کے حوالے سے امت مسلمہ کا کس بات پر اجماع ہے؟

جواب: ختم نبوت کے حوالے سے امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت تک حضور اکرم (خاتم النبیین ﷺ) کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آسکتا۔ ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔

23- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے نبوت کے ان جھوٹے دعوے داروں کے خلاف جہاد کیا۔

taleemcity.com

3- ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت پر ایمان

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ قرآن وسنت کی روشنی میں بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب، اور آخرت) کے بارے میں جان سکیں۔
☆ بنیادی عقائد (ملائکہ، آسمانی کتب اور آخرت) پر ایمان کی ضرورت واہمیت کو جان سکیں۔
☆ ان عقائد پر ایمان لانے کی روح کو سمجھتے ہوئے روزمرہ معاملات میں اپنے قول وفعل میں تضاد ختم کر کے ان کی اصلاح کر سکیں۔
☆ مذکورہ عقائد کے عملی زندگی پر اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
☆ مذکورہ عقائد کو مضبوط بنانے کی غرض سے قرآن وسنت کے مطالعے کا رجحان پیدا کر سکیں۔
☆ عقیدۂ آخرت کی روح کو سمجھتے ہوئے ذاتی اصلاح کی عملی کوشش کر سکیں۔

سوال 9: ملائکہ اور آسمانی کتب پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: ملائکہ پر ایمان

ملائکہ 'مَلَک' کی جمع ہے جس کا معنیٰ ''فرشتہ'' ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔ (سورۃ التحریم:6)

ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

مشہور فرشتے

اللہ تعالیٰ کے احکامات بجا لانے اور اس کی تسبیح وتقدیس بیان کرنے والے فرشتوں کی تعداد بے شمار ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل چار فرشتوں کے ناموں اور کاموں کے بارے میں قرآن وحدیث میں تذکرہ موجود ہے:

1- **حضرت جبریل علیہ السلام:** یہ اللہ تعالیٰ کے سب سے مقرب فرشتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اُنھیں سب سے اہم کام سونپا۔ یہ پیغمبروں اور رسولوں تک وحی الٰہی پہنچانے کا کام سرانجام دیتے تھے۔ قرآن مجید بھی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے ہی نازل ہوا۔ آپ علیہ السلام کو قرآن مجید میں روح القدس کا نام بھی دیا گیا ہے۔

2- **حضرت میکائیل علیہ السلام:** حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین پر بارش برساتے ہیں اور مخلوق خدا کو رزق پہنچاتے ہیں۔

3- **حضرت عزرائیل علیہ السلام:** انھیں ملک الموت یعنی موت کا فرشتہ بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ ان کے ذمے جان داروں کی روح قبض کرنا ہے۔ یہ انسانوں کی روح قبض کر کے ان پر موت طاری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کی موت کا حکم انھیں دیتے ہیں یہ اسے فوراً پورا کرتے ہیں۔

4- **حضرت اسرافیل علیہ السلام:** حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمے صور پھونکنے کا کام ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ کا حکم ملے گا آپ علیہ السلام صور پھونکیں گے اور قیامت برپا ہو جائے گی۔ تمام کائنات اور مخلوق فنا ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام اللہ کے حکم سے دوبارہ صور پھونکیں گے اور تمام انسان حساب کتاب کے لیے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔

taleemcity.com

ملائکہ (فرشتوں) پر ایمان لانے کا مقصد

1- **احساس ذمہ داری:** فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چناں چہ انسان نیک اعمال شروع کر دیتا ہے۔

2- **عزت نفس:** اسی طرح فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا تھا۔

3- **رجائیت:** قرآن مجید کے مطابق فرشتے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد لے کر نازل ہوتے ہیں، لہٰذا فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان مایوسی کا شکار نہیں ہوتا، کیوں کہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ مشکلات کے وقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نصرت اور مدد لے کر نازل ہوں گے۔

4- **قدرت سے آگاہی:** انسان مادی زندگی اور اس کے فوائد اور نقصانات پر بہت زیادہ یقین رکھتا ہے اور جو مخلوق نظر نہ آئے اس کو ماننے کے لیے آسانی سے آمادہ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی شکل میں غیر مادی مخلوق پیدا فرما کر اپنی قدرت سے ہمیں آگاہ کیا اور پوری کائنات کا نظام ان کے ذمہ لگا کر ہمیں یہ بتایا کہ ہر نظام چلانے کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔

5- **غیر مادی مخلوق پر ایمان لانے کی تربیت:** غیر مادی مخلوق پر ایمان لانے کا حکم دے کر ہمیں اللہ اور رسول پر اعتماد کر کے کچھ ایسی چیزوں کو مان لینے کی تربیت دی ہے جو ہمیں نظر نہیں آتیں۔

These Notes are available on taleemcity.com

آسمانی کتب پر ایمان

آسمانی کتب پر ایمان رکھنا بنیادی عقیدہ ہے۔ آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں پر نازل فرمایا۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح آسمانی کتابوں پر ایمان بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۔

(سورۃ النساء:136)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پر نازل ہوئی اور اس کتاب پر جو ان سے پہلے نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے، بہت سے انبیا علیہم السلام پر کتابیں نازل ہوئیں، کچھ بڑی کتابیں تھیں اور کچھ چھوٹے چھوٹے رسالے، چھوٹے رسالوں کے لیے صحیفہ کا لفظ استعمال کیا گیا جس کی جمع صحف آتی ہے۔

مشہور آسمانی کتب

اللہ تعالیٰ نے کئی انبیا کرام علیہم السلام پر آسمانی صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں، جن میں سے چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

1- تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ 2- زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

3- انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ 4- قرآن مجید: حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوا۔

آسمانی کتب کے مشترکہ نکات

ان تمام کتابوں اور صحیفوں میں دین کی بنیادی باتیں مشترک تھیں مثلاً:

1- اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ صفات کاملہ کا مالک ہے اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہے، اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں۔

-2 اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

-3 مرنے کے بعد سب لوگوں کو دوبارہ زندہ ہونا ہے جہاں ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور اچھے اعمال کی جزا اور برے اعمال کی سزا ملے گی۔

البتہ ہر دور کے تقاضے مختلف اور ہر علاقے کے مسائل دوسرے علاقے سے جدا ہوتے ہیں اس لیے شریعت کے تفصیلی قوانین ان کتابوں میں اس دور اور علاقے کے مطابق ہوتے تھے، بعد میں آنے والی کتابوں نے پہلی آسمانی کتابوں کے تفصیلی قوانین میں ضرورت کے مطابق تبدیلیاں کردیں اور قرآن حکیم نے جو سب آسمانی کتابوں کے آخر میں نازل ہوا، پہلی تمام کتابوں کے تفصیلی احکام کو منسوخ کردیا اور اس کی جگہ بہتر، جامع اور زیادہ مناسب قوانین دیے۔

قرآن حکیم کے نازل ہونے کے بعد مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اب صرف قرآن کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کیا جائے، پہلی کتابوں کے بتائے ہوئے قوانین پر نہیں، پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا اب مطلب یہ ہے کہ وہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں، سچی کتابیں تھیں، جس زمانے میں نازل ہوئی تھیں اس میں انہی کتابوں پر عمل کرنا ضروری تھا مگر اب صرف قرآن کی ہدایت پر عمل کیا جائے گا۔

سوال 10: عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟ اسلام میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت تحریر کریں۔

جواب: عقیدۂ آخرت کا مفہوم

عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے، جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ نیکوکاروں کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور برے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ قرآن حکیم میں ہے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۞ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۞ (سورۃ الانفطار: 13 تا 14)

ترجمہ: بے شک نیکوکار لوگ نعمتوں میں ہوں گے اور بے شک بدکار لوگ جہنم میں ہوں گے۔

اسلام میں آخرت کا تصور

قرآن حکیم نے آخرت کے سلسلہ میں بہت سی باتیں بتائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

-1 انسان کی دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی زندگی دائمی، دنیا کی زندگی میں انسان اچھے اور برے کام کرتا ہے لیکن انسان کے تمام اعمال کے پورے پورے نتائج دنیا کی زندگی میں ظاہر نہیں ہوتے، دراصل دنیا کی زندگی، ایک کھیتی کی طرح ہے جو کچھ یہاں انسان بوتا ہے اس کا پھل آخرت میں کاٹے گا، اگر اچھے اعمال کیے ہیں تو اچھا پھل ملے گا اور برے اعمال کیے ہیں تو برا۔

-2 دنیا میں موجود بے شمار چیزوں کے بارے میں آپ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کی ایک مقررہ عمر ہوتی ہے، جب وہ پوری ہو جاتی ہے تو وہ چیز ختم ہو جاتی ہے، اسی طرح اس دنیا کی بھی ایک مقررہ عمر ہے جب وہ عمر پوری ہوگی تو یہ دنیا ختم ہو جائے گی اور ایک دوسرا جہان اس کی جگہ لے لے گا۔

-3 جب دنیا کا یہ نظام ختم ہو جائے گا اور ایک دوسرا نظام قائم ہوگا تو انسان کے تمام اعمال کا حساب لینے کے لیے ایک عدالت قائم ہوگی جس میں پیش ہونے کے لیے انسان کو ایک نئی جسمانی زندگی ملے گی اور ہر انسان اپنے اللہ کے سامنے پیش ہوگا اور اس کے تمام اعمال کی جانچ پرکھ کرکے حق و انصاف کے ساتھ اسے اچھے اعمال کی جزا اور برے اعمال کی سزا ملے گی۔

اسلام میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت

قرآن مجید میں بار بار عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے۔ آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کی نہایت اہم تعلیم ہے۔ عقیدۂ آخرت کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ:4) ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

1- توحید اور آخرت کا ایک ساتھ ذکر

عقیدۂ آخرت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر توحید اور آخرت پر ایمان کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا:

These Notes are available on taleemcity.com

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ (التوبہ:29)

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان سے جنگ کرو۔

2- اعمال صالحہ کی بنیاد

عقیدۂ آخرت سے انسان کے دل میں نیکی پر جزا اور بدی پر سزا کا احساس ابھرتا ہے جو اعمال میں صالحیت پیدا کرتا ہے۔ اگر انسان عقیدۂ آخرت کا قائل نہ ہو تو پھر وہ کسی قسم کی نیکی و ہدایت کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت کا قائل نہ ہوگا کیوں کہ جب تک یہ خوف نہ ہو کہ دوبارہ زندگی ملنی ہے اور اعمال کا حساب لیا جائے گا تو نیکی کی رغبت اور بدی سے نفرت کی آخر کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

3- دنیا کی زندگی کے مقصد پر ایمان

عقیدۂ آخرت انسان میں دنیا کی زندگی کی بے ثباتی کا احساس پیدا کر کے زندگی کو با مقصد بنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ عقیدہ ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا آزمائش گاہ ہے۔ آخرت کی کامیابی و کامرانی کا دارومدار اسی زندگی کے با مقصد گزارنے پر منحصر ہے۔ اس طرح انسان کے ذہن سے دنیا کی زندگی کے بے مقصد ہونے کا تصور نکل جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (المومنون: 115)

ترجمہ: کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمھیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تمھیں ہمارے پاس واپس نہیں لایا جائے گا؟

4- نیکی کی رغبت

آخرت پر یقین رکھنے والا انسان چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا کیوں کہ اُس کا ایمان ہے کہ قیامت والے دن چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی اُس کے کام آئے گی۔ چنانچہ ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ ہے: کسی بھی نیکی کو حقیر مت جان اگرچہ اپنے بھائی کے ساتھ خوش باش چہرے سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔

ارشاد ربانی ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ (سورۃ الزلزال:7) ترجمہ: پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے وہ اُسے دیکھ لے گا۔

taleemcity.com

سوال 11: عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات تحریر کریں۔

جواب: عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

1- جواب دہی کا احساس

عقیدۂ آخرت پر یقین انسانوں کو درس دیتا ہے کہ یہ دنیا عارضی اور ختم ہونے والی ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ ساری کائنات فنا ہو جائے گی، لہٰذا انسان اس دنیا میں جو اعمال کرے گا، ان اعمال کا پورا بدلہ انسان کو آخرت میں مل جائے گا۔ عقیدۂ آخرت انسان کے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں جو کچھ کرے گا بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر اسے اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ جواب دہی کا یہ احساس اسے نیک اعمال پر ابھارتا ہے کہ کہیں کل قیامت کے دن میرے نیک اعمال کم نہ ہو جائیں۔ جواب دہی کا احساس نہ ہو تو کوئی طاقت انسان کو نیکی کے لیے آمادہ نہیں کر سکتی۔

2- کردار اور اخلاق میں بہتری

عقیدۂ آخرت پر ایمان زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عقیدۂ آخرت پر ایمان جتنا گہرا اور مضبوط ہو گا، انسان کا کردار اور اخلاق اتنا ہی اچھا ہو گا، کیوں کہ اسے یقین ہو گا کہ میں نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

3- جذبۂ ایثار

آخرت کا یقین انسان کو مال و دولت کی محبت سے آزاد کر دیتا ہے۔ بندہ مومن جتنا بھی مال دار ہو جائے، اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس کی آخرت کی زندگی سنور جائے گی۔ اہل ایمان کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اور آخرت میں اجر و ثواب کی خاطر خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

4- صبر و تحمل

دنیاوی زندگی میں انسان کو بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں عقیدۂ آخرت انسان کے دل میں صبر و تحمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حق کی خاطر جو بھی تکلیف برداشت کی جائے اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ملے گا۔ لہٰذا آخرت پر نظر رکھتے ہوئے وہ ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتا ہے۔ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی مکی زندگی اس بات پر گواہ ہے۔

5- دنیا سے بے نیازی

عقیدۂ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص اس دنیا کو عارضی جان کر متاعِ دنیا سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ وہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے اور آخرت کو ہی اپنا اصلی گھر تصور کرتا ہے۔

6- حقوق کی ادائیگی

عقیدۂ آخرت خالق اور مخلوق کے حقوق کی ادائیگی میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اگر میں نے دنیا کی زندگی میں کسی کی حق تلفی کی تو قیامت کے روز مجھ سے اس کا بدلہ لیا جائے گا لہٰذا وہ حقوق اللہ میں بھی کوتاہی نہیں کرتا اور نہ ہی حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ وہ نہ تو کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی کسی کا حق مارتا ہے بلکہ زندگی میں عدل و انصاف اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے اور تمام افراد کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔

7- گناہوں سے نفرت

عقیدۂ آخرت انسان کو ہر قسم کے گناہوں سے بچائے رکھتا ہے آخرت کی ناکامی اور برے اعمال پر سزا کا خوف اسے اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ گناہوں سے دور رہے، ورنہ دنیا کا کوئی قانون انسان کو برائی سے نہیں روک سکتا۔

taleemcity.com

8- جرأت و بہادری

ہمیشہ کے لیے مٹ جانے کا خوف انسان کو پست ہمت اور بزدل بنا دیتا ہے لیکن جب انسان کو یقین ہو کہ یہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی زندگی دائمی ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان دینے سے ذرا خوف نہیں کھاتا۔ اس سے معلوم ہے کہ راہ حق میں جان کا نذرانہ پیش کرنے سے آخرت کی کامیابی نصیب ہوگی۔ یہ عقیدہ انسان کے اندر اتنی جرأت اور بہادری پیدا کر دیتا ہے کہ وہ ہزاروں کے لشکر سے ٹکرانے سے بھی خوف نہیں کھاتا۔

These Notes are available on taleemcity.com

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مَلَک کا معنی ہے:

(الف) فرشتہ (ب) انسان (ج) جن (د) بادشاہ

(ii) اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے سجدہ کیا:

(الف) حضرت آدم علیہ السلام کو (ب) حضرت نوح علیہ السلام کو (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (د) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو

(iii) فرشتوں کے ہر وقت انسانی اعمال کو لکھنے سے انسان کے اندر جذبہ پیدا ہوتا ہے:

(الف) احساس ذمہ داری کا (ب) صبر و تحمل کا (ج) عفو و درگزر کا (د) استقامت کا

(iv) تمام آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ کرنے والی کتاب ہے:

(الف) قرآن مجید (ب) تورات (ج) زبور (د) انجیل

(v) آخرت سے مراد ہے:

(الف) موت کے بعد کی زندگی (ب) ختم ہونے والی زندگی (ج) دنیاوی زندگی (د) لمبی زندگی

جوابات: (i) فرشتہ (ii) حضرت آدم علیہ السلام کو (iii) احساس ذمہ داری کا
(iv) قرآن مجید (v) موت کے بعد کی زندگی

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) فرشتوں پر ایمان لانے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

(ii) فرشتوں پر ایمان کے دو اثرات تحریر کریں۔

جواب: 1- فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چناں چہ انسان نیک اعمال شروع کر دیتا ہے۔

2- فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا تھا۔

(iii) چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: 1- تورات: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ 2- زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

2- انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ 4- قرآن مجید: حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

(iv) فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی کیا ہے؟

جواب: فرشتوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ جو حکم انھیں دیتا ہے وہ فوراً اس کی تعمیل کرتے ہیں۔

(v) آخرت کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: آخرت کا معنیٰ بعد کی زندگی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک اور زندگی ہے، جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ نیکو کاروں کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور برے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں

(i) آسمانی کتب اور فرشتوں پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 9

(ii) عقیدۂ آخرت کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 10، 11

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ جماعت کو چار گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور ان میں شامل نصاب بنیادی عقائد سے متعلق مستند ذرائع (قرآن وحدیث) سے اکٹھے کیے گئے معاون مواد کو تقسیم کیا جائے۔ طلبہ دیے گئے مواد کا مطالعہ کریں اور اہم نکات کی فہرست تیار کر کے جماعت کے سامنے پیش کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سبق میں مذکور عقائد کے بارے طلبہ کو سکول لائبریری سے کتب کا مطالعہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

☆ مختلف فرشتوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں طلبہ کو تفصیل سے آگاہ کریں۔

جواب: مختلف فرشتوں کی ذمہ داریاں:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں عام انسان انھیں نہیں دیکھ سکتے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف کاموں کی انجام دہی پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ نے بے شمار فرشتے پیدا فرمائے ہیں، جن میں سے یہ زیادہ مشہور ہیں:

1- حضرت جبریل علیہ السلام: ان کے ذمے پیغمبروں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا تھا۔

2- حضرت میکائیل علیہ السلام: ان کے ذمے بارش برسانا اور مخلوق کو روزی پہنچانا ہے۔

3-حضرت اسرافیل علیہ السلام: ان کے ذمے قیامت کے دن صور پھونکنا ہے۔
4-حضرت عزرائیل علیہ السلام: ان کے ذمے روح قبض کرنا (لوگوں کی جان نکالنا) ہے۔
5- کراماً کاتبین: یہ معزز فرشتے ہیں جو انسان کے اعمال لکھنے کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔
6-منکر نکیر: مرنے والے کے پاس دو فرشتے (منکر، نکیر) آتے ہیں جو اس سے اللہ تعالیٰ، دین، اور نبی کے بارے میں سوال پوچھتے ہیں۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 ملائکہ جمع ہے:
(A) مَالِكٌ کی (B) اِمْلَاكٌ کی (C) مَلَكٌ کی (D) مُلُوكٌ کی

-2 "مَلَكٌ" کا معنی ہے:
(A) بادشاہ (B) مالک (C) ملکیت (D) فرشتہ

-3 فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں:
(A) نوری (B) خاکی (C) ناری (D) آبی

-4 فرشتوں کی اصل تعداد کا علم ہے:
(A) حضرت جبریل علیہ السلام کو (B) حضرت اسرافیل علیہ السلام کو (C) حضرت میکائیل علیہ السلام کو (D) اللہ تعالیٰ کو

-5 اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی پابندی کرتے ہیں:
(A) انسان (B) جنات (C) فرشتے (D) چوپائے

-6 انسان کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں:
(A) فرشتے (B) جنات (C) مؤکل (D) خلائی مخلوق

-7 ایک دن انسان کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہے:
(A) اپنے نبی کے سامنے (B) اللہ تعالیٰ کے سامنے (C) فرشتوں کے سامنے (D) جنات کے سامنے

-8 اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے سجدہ کروایا تھا:
(A) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (B) حضرت یوسف علیہ السلام کو (C) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو (D) حضرت آدم علیہ السلام کو

-9 قرآن مجید کے مطابق فرشتے نازل ہوتے ہیں:
(A) اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد لے کر (B) انسانوں پر عذاب نازل کرنے کے لیے
(C) انسان کی روح قبض کرنے کے لیے (D) رزق پہنچانے کے لیے

-10 فرشتوں پر ایمان لانے سے:
(A) انسان میں صبر و قناعت پیدا ہوتی ہے (B) شجاعت پیدا ہوتی ہے
(C) انسان مایوس نہیں ہوتا (D) انسان غیرت مند اور بہادر ہو جاتا ہے

-11 بنیادی عقائد میں سے ہے:

(A) معجزات پر ایمان (B) آسمانی کتب پر ایمان (C) نصرت الٰہی پر ایمان (D) کرامات پر ایمان

-12 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں:

(A) فرشتے (B) اولیاء (C) آسمانی کتابیں (D) جنات

-13 اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آسمانی کتابیں مشہور ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-14 حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی:

(A) زبور (B) انجیل (C) قرآن (D) تورات

-15 زبور نازل ہوئی:

(A) حضرت داؤد علیہ السلام پر (B) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

(C) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (D) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

-16 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی:

(A) تورات (B) زبور (C) انجیل (D) قرآن

-17 حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب کا نام ہے:

(A) تورات (B) زبور (C) انجیل (D) قرآن مجید

-18 دوسری مشہور آسمانی کتاب ہے:

(A) تورات (B) زبور (C) انجیل (D) قرآن

-19 آسمانی کتابوں میں مشترک ہیں:

(A) شریعت کے قوانین (B) زبانیں (C) رسم الخطوط (D) دین کی بنیادی تعلیمات

-20 تمام کتابوں کے احکام کو منسوخ کر دیا:

(A) قرآن مجید نے (B) صحائف ابراہیم علیہ السلام نے (C) صحائف موسیٰ علیہ السلام نے (D) صحائف نوح علیہ السلام نے

-21 اب کس کتاب کے احکام پر عمل کرنا ضروری اور لازمی ہے؟

(A) تورات (B) انجیل (C) قرآن (D) صحائف

-22 آخرت کی زندگی شروع ہوگی:

(A) بچپن کے بعد (B) جوانی کے بعد (C) بڑھاپے کے بعد (D) موت کے بعد

-23 آخرت کی زندگی ہے:

(A) عارضی (B) فانی (C) دائمی (D) چند روزہ

-24 نیکوکار جائیں گے:

(A) جنت میں (B) حرم میں (C) جنت البقیع میں (D) میدان عرفات میں

taleemcity.com

-25 برے لوگوں کا ٹھکانہ ہوگا:

(A) اعراف (B) جہنم (C) قبر (D) عِلّیّین

-26 یہ دنیا ہے:

(A) ابدی (B) دائمی (C) عارضی (D) نعمتوں والی

-27 انسان کے اعمال کا پورا بدلہ ملے گا:

(A) دنیا میں (B) آخرت میں (C) قبر میں (D) اعراف میں

-28 عقیدۂ آخرت پر ایمان سے اچھا ہوتا ہے:

(A) کردار اور اخلاق (B) سخاوت کا جذبہ (C) رحم دلی کا جذبہ (D) انفاق کا جذبہ

-29 عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے سے جو صفت پیدا ہوتی ہے:

(A) رحم دلی (B) سخاوت (C) صدق (D) ایثار و قربانی

جوابات:

(C) -10	(A) -9	(D) -8	(B) -7	(A) -6	(C) -5	(D) -4	(A) -3	(D) -2	(C) -1
(A) -20	(D) -19	(B) -18	(D) -17	(C) -16	(A) -15	(D) -14	(C) -13	(C) -12	(B) -11
	(D) -29	(A) -28	(B) -27	(C) -26	(B) -25	(A) -24	(C) -23	(D) -22	(C) -21

مختصر جوابی سوالات

-1 ملائکہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ملائکہ ''مَلَکٌ'' کی جمع ہے جس کا معنی ''فرشتہ'' ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم بجالاتے ہیں اور نافرمانی نہیں کرتے۔

-2 ملائکہ پر ایمان کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، آسمانی کتابوں، آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

-3 لَا یَعْصُوْنَ اللهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۔ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی جس کا وہ اُنھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔

-4 ملائکہ پر ایمان لانے سے انسان کس طرح نیک اعمال شروع کر دیتا ہے؟

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان یہ یقین کر لیتا ہے کہ فرشتے اس کے تمام اعمال کو محفوظ کر رہے ہیں اور ایک دن انسان نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ان اعمال کا جواب دینا ہے، چناں چہ انسان نیک اعمال شروع کر دیتا ہے۔

-5 فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان کے اندر کس طرح عزتِ نفس کا احساس ہوتا ہے؟

جواب: فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان میں عزتِ نفس کا احساس پیدا ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا تھا۔

taleemcity.com

-6 ملائکہ پر ایمان لانے سے انسان مایوسی کا شکار نہیں ہوتا، وضاحت کریں۔

جواب: قرآن مجید کے مطابق فرشتے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد لے کر نازل ہوتے ہیں، لہٰذا فرشتوں پر ایمان لانے سے انسان مایوسی کا شکار نہیں ہوتا، کیوں کہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ مشکلات کے وقت فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نصرت اور مدد لے کر نازل ہوں گے۔

-7 آسمانی کتب سے کیا مراد ہے؟

جواب: آسمانی کتب سے مراد وہ کتابیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے رسولوں پر نازل فرمایا۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔

-8 مشہور آسمانی کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: مشہور آسمانی کتابوں کے نام یہ ہیں:

-1 تورات   -2 زبور   -3 انجیل   -4 قرآن مجید

-9 اللہ تعالیٰ کی چار مشہور کتابیں کن انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں؟

جواب: -1 **تورات:** حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ -2 **زبور:** حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

-3 **انجیل:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ -4 **قرآن مجید:** حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

-10 آسمانی کتابوں میں کیا چیز مشترک ہے اور کون سی بات الگ الگ ہے؟

جواب: ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی تعلیمات جیسے توحید، رسالت، آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و سزا وغیرہ مشترک ہیں، البتہ شریعت کے قوانین ہر کتاب میں الگ ہیں۔

-11 اب سابقہ کتب کے احکام پر عمل کرنا کیوں ضروری نہیں ہے؟

جواب: قرآن مجید نے پہلی تمام کتابوں کے احکام کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ضروری نہیں، بلکہ صرف قرآن مجید کے احکام و قوانین پر عمل کرنا ہی لازمی اور ضروری ہے۔

-12 عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے، جو موت کے بعد شروع ہوگی۔ یہ ہمیشہ کی زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے ان کے اعمال کا حساب لے گا۔ نیکو کاروں کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور برے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

These Notes are available on taleemcity.com

-13 دنیا میں کیے گئے انسان کے اعمال کا کیا ہوگا؟

جواب: انسان اس دنیا میں جو اعمال کرے گا، ان اعمال کا پورا بدلہ انسان کو آخرت میں مل جائے گا۔

-14 عقیدۂ آخرت پر ایمان لانے سے کس طرح انسان کا اخلاق اور کردار اچھا ہوگا؟

جواب: عقیدۂ آخرت پر ایمان جتنا گہرا اور مضبوط ہوگا، انسان کا کردار اور اخلاق اتنا ہی اچھا ہوگا، کیوں کہ اسے یقین ہوگا کہ میں نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

-15 عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والے شخص میں کون سی صفات پیدا ہوتی ہیں؟

جواب: عقیدۂ آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص ذمہ دار اور حقوق ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔ اس میں ایثار و قربانی جیسی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(ب) عبادات

1- نماز

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ قرآن وسنت کی روشنی میں نماز کی فرضیت جان سکیں۔
- ☆ نماز بالخصوص باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ نماز کے بنیادی فلسفے کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ☆ نماز کی حکمت اور اس کے معاشرتی، روحانی اور جسمانی فوائد سمجھ سکیں۔
- ☆ نماز کی پابندی کرنے کے ظاہری و باطنی اثرات (طہارت وپاکیزگی، نظم وضبط، پابندی وقت، تزکیہ نفس) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔
- ☆ نماز کی فرضیت اور فوائد کو سمجھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں باجماعت نماز کی پابندی کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ نماز کے احکام ومسائل گھر / مسجد سے سیکھ کر ان پر عمل کر سکیں۔

سوال 12: قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز کی اہمیت تحریر کریں۔

جواب: عقائد کے ساتھ ساتھ اسلام نے اپنے پیروکاروں کے لیے عبادات کا بھی ایک نظام مقرر کیا ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر مشتمل ہے۔ ان میں سب سے اہم جز نماز ہے جس کی قرآن مجید میں تقریباً سات سو سے زائد مرتبہ تاکید کی گئی ہے۔

نماز کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

نماز چونکہ دینی تربیت کا اہم ترین حصہ ہے اس لیے ہر امت پر فرض رہی ہے۔ تمام انبیاء ﷩ اپنی امتوں کو نماز کی تلقین کرتے رہے ہیں۔ روحانی ترقی کے لیے مکمل اور جامع نظامِ عبادات اسلام کا خاصہ ہے۔ ان عبادات میں سے سب سے پہلی عبادت نماز ہے۔ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات سے نماز کی فرضیت واہمیت کا پتا چلتا ہے۔

1- فرضیت کا حکم: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے نماز کی فرضیت ثابت ہوتی ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(i) اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (سورۃ النساء:103)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض کی گئی ہے۔

(ii) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ (سورۃ البقرہ:43)

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

(iii) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ (سورہ طٰہٰ: 132)

ترجمہ: اپنے اہل خانہ کو نماز ادا کرنے کا حکم دیجیے اور اس پر قائم رہو۔

(iv) قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (سورہ ابراہیم:31)

ترجمہ: آپ میرے بندوں سے کہہ دیجیے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں۔

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

2- برائیوں سے روکنے کا ذریعہ: قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۃ العنکبوت:45)

ترجمہ: بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برے کاموں سے۔

3- اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ: قرآن مجید میں ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ○ (سورہ طٰہٰ:14) ترجمہ: میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ○ (سورۃ العلق:19) ترجمہ: سجدہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں۔

4- فلاح و کامیابی کی ضمانت: نماز فلاح و کامیابی کی ضمانت ہے۔قرآن مجید میں ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ○ (المومنون: 1تا2)

ترجمہ: کامیاب ہو گئے وہ ایمان والے جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ○ (المعارج: 34)

ترجمہ: (نیک لوگ وہ ہیں) جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

5- نماز میں کوتاہی کا وبال: قیامت کے روز جب ہر عمل کا حساب ہوگا تو اہل جہنم سے پوچھا جائے گا کہ کون سی چیز نے تمھیں ہلاکت میں ڈالا تو وہ اُس کا سبب یہ بتائیں گے:

قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ○ (سورۃ المدثر:43) ترجمہ: وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

نماز کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بہت سی احادیث نماز کی تاکید پر مشتمل ہیں۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

1- اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔ ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے۔

2- اَلصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔ ترجمہ: نماز جنت کی کنجی ہے۔

3- دل و زبان سے اللہ تعالیٰ کو معبود تسلیم کرنے کے بعد اس کے سب سے اہم حکم نماز کی ادائیگی سے انحراف ایک طریقے سے اللہ تعالیٰ کو معبود ماننے سے انکار کے برابر ہے، اسی لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ (ترمذی)

ترجمہ: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی، اس نے کافرانہ روش اختیار کی۔

4- قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ الصَّلٰوۃُ۔ ترجمہ: سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

5- نماز ادا کرنا اللہ رب العزت کی خوشنودی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے: پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم: 668)

6- ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خزاں کے موسم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینے سے باہر تشریف لے گئے۔

taleemcity.com

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا جس سے اس کے سارے پتے جھڑ گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا نماز سے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑ گئے ہیں۔

7- انفرادی نماز کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔ (صحیح بخاری 645)

ایک اور مقام پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔ (صحیح مسلم: 1491)

گویا نماز ایک امانت ہے۔ اس امانت کو بروقت ادا کرنا ہی مطلوب ہے۔ مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے بھی باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (صحیح مسلم: 254)

سوال 13: نماز کے فوائد و ثمرات تحریر کریں۔

These Notes are available on taleemcity.com

نماز کے فوائد و ثمرات

جواب:

1- جسمانی و روحانی مضبوطی

گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے جس سے انسان کو روحانی اور جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

2- معاشرتی ہم آہنگی

مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غم کا احساس کرکے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے تو ان کے درمیان دوستی و محبت پیدا ہوتی ہے جو معاشرے کے لیے بہت مفید ہے۔ انہی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

3- عمدہ اوصاف کا پیدا ہونا

نماز ہمدردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔ خشوع و خضوع والی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے۔

4- تزکیہ نفس

نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (سورۃ العنکبوت: 45)

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

5- احساس بندگی

نماز میں بندہ مومن اپنی بندگی کا برملا اظہار کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اور ہر وقت اس کا حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔ وہ دنیا کے کاموں میں کتنا ہی مصروف کیوں نہ ہو اذان کی آواز سنتے ہی سب کچھ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے۔

6- قربِ الٰہی

نماز اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا بہترین طریقہ ہے جس میں بندہ اپنے خالق سے محوِ گفتگو ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو کم از کم اتنا ضرور سوچو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

7- طہارت و پاکیزگی

نماز کے لیے بدن، جگہ اور لباس کا پاک ہونا بہت ضروری ہے۔ نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔ نماز سے جسمانی و روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ غسل اور وضو کے ذریعے جسمانی طہارت حاصل کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روحانی پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔ اس طرح طہارت و پاکیزگی انسان کی زندگی کا لازمی جزو بن جاتی ہے۔

8- فرض شناسی

نماز ادا کرنے سے انسان فرض شناس بن جاتا ہے۔ پانچ وقت جب وہ اللہ کے عائد کردہ فرض کو باقاعدگی سے ادا کرتا ہے تو دیگر معاملات میں بھی فرض شناسی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح فرض شناسی ایک مومن کی عادت بن جاتی ہے۔

9- پابندیٔ وقت

نماز پنجگانہ مقررہ اوقات میں ادا کی جاتی ہے۔ وقت کی یہ پابندی دن میں پانچ مرتبہ دہرائی جاتی ہے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی سے پابندیٔ وقت کی تربیت ہوتی رہتی ہے۔ پابندیٔ وقت افراد اور اقوام کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔

10- گناہوں کی بخشش

نماز پڑھنے سے انسان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے خزاں کے موسم میں درخت کی ٹہنی کو ہلایا جس سے اس کے پتے گرنے لگے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جو آدمی پانچ وقت وضو کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑ جاتے ہیں۔

11- نظم و ضبط کی تربیت

نظم و ضبط انسانی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نماز انسان کے اندر اس وصف کو پیدا کرتی ہے۔ جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرأت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکانِ نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔ باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے صف بندی اور دیگر آداب سے انسان کے اندر یہ صفت پیدا ہوتی ہے۔ انسان اس تربیت سے زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی عملی مظاہرہ کرتا ہے۔

12- اطاعتِ امیر

نماز باجماعت کی ادائیگی سے اطاعتِ امیر کا جذبہ مستحکم ہوتا ہے۔ ایک امام کی پیروی اور اقتدا سے اطاعتِ امیر کا شعور پیدا ہوتا ہے جو اسے قانون کا پابند بنا دیتا ہے۔ معاشرتی زندگی کی ترقی کے لیے اطاعتِ امیر بہت ضروری ہے۔

taleemcity.com

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) **نماز کو قرار دیا گیا ہے:**

(الف) جنت کی کنجی (ب) جنت کا دروازہ (ج) جنت کا حسن (د) جنت کا ستون

(ii) **پانچ نمازیں گناہوں کا ایسے خاتمہ کرتی ہیں جیسے پانی:**

(الف) میل کا (ب) زنگ کا (ج) لوہے کا (د) لکڑی کا

(iii) **باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے افضل ہے:**

(الف) تیئس درجے (ب) پچیس درجے (ج) ستائیس درجے (د) انتیس درجے

(iv) **عشا اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا ثواب ہے:**

(الف) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (ب) آدھی رات کی عبادت کے برابر

(ج) ایک تہائی رات کی عبادت کے برابر (د) ستائیس نمازوں کے ثواب کے برابر

(v) **باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:**

(الف) صلہ رحمی کی (ب) سخاوت کی (ج) نظم وضبط کی (د) کفایت شعاری کی

جوابات: (i) جنت کی کنجی (ii) میل کا (iii) ستائیس درجے

(iv) ایک مکمل رات کی عبادت کے برابر (v) نظم وضبط کی

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) **وقت پر نماز کی اہمیت کے بارے میں کسی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب: ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

(ii) **پانچ نمازیں ادا کرنے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کون سی مثال دی ہے؟**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔

(iii) **نماز کی فضیلت کے بارے میں دو جملے تحریر کریں۔**

جواب: نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

(iv) **مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے دو معاشرتی اثرات بیان کریں۔**

جواب: 1- مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی وغمی کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ انھی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

2- نماز ہمدردی، ایثار، اخوت ومحبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا کرتی ہے۔

taleemcity.com

(v) نماز کی دو شرائط تحریر کریں۔

جواب: 1- نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

2- جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرأت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) نماز کے فوائد و ثمرات تحریر کریں۔

These Notes are available on taleemcity.com

جواب: دیکھیے سوال 13

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ فرض نمازوں کے علاوہ مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی نمازوں کے چارٹ بنائیں، جن میں نمازوں کے نام، رکعتیں، اوقات، حیثیت (فرض، واجب، سنت، نفل) شامل ہوں۔

جواب: 1- نمازِ تہجد: یہ نماز عبادات میں سب سے افضل ہے۔ بہتر اوقات دو ہیں: نصف شب یا آخر شب، یہ نماز تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے مناجات اور ملاقات کا دروازہ ہے۔ یہ انوار و تجلیات کا خاص وقت ہوتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔'' (جامع الترمذی: 438) اس نماز کی کم از کم دو (2) رکعتیں ہیں، مسنون رکعات آٹھ (8) ہیں۔ تہجد کے لیے اٹھنے کا یقین ہو تو وتر کو نماز تہجد کے ساتھ آخر میں پڑھیں۔

2- نمازِ اشراق: اس نماز کا وقت طلوع آفتاب سے بیس (20) منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اس نماز سے قلب و باطن کو سکون و اطمینان ملتا ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے چاشت کی بارہ (12) رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تعمیر فرمائے گا'' (جامع الترمذی: 473) اس نماز کی کم از کم چار (4) اور زیادہ سے زیادہ بارہ (12) رکعتیں ہیں۔

3- نمازِ اوابین: اس نماز کو نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان ادا کرتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مغرب کے بعد چھے (6) رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کی، تو ان کا ثواب بارہ (12) سال کی عبادت کے برابر ہے۔'' (جامع الترمذی: 435) اس نماز کی کم از کم رکعات دو (2) اور زیادہ سے زیادہ چھے (6) ہیں۔

4- نمازِ توبہ: مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت دو (2) رکعات نفل نماز توبہ ادا کی جا سکتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی بندہ بھی گناہ کرے اور پھر اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے'' (سنن ابوداؤد: 1521)

5- نمازِ تسبیح: اس نماز کی چار (4) رکعات ہیں۔ مکروہ اوقات کے علاوہ اسے جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''اے چچا عباس بن عبد المطلب! کیا میں آپ کو کوئی تحفہ پیش نہ کروں؟ جو تمہیں خصلتوں والا بنا دے، جب آپ ان پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم جدید، انجانے میں، عمداً (جان بوجھ کر)، چھوٹے بڑے، پوشیدہ و ظاہر سب ہی گناہ معاف فرما دے گا۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز تسبیح کا طریقہ بیان فرمایا اور اگر آپ طاقت رکھتے ہوں تو روزانہ ادا کریں، روزانہ ادا نہ کر سکیں تو ہر جمعے میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور اگر سال میں بھی ایک بار نہ پڑھ سکیں تو زندگی میں ایک بار ضرور ادا کریں'' (سنن ابوداؤد: 1297)

6- نماز حاجت: جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے لیے کم از کم دو رکعات نفل پڑھے۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جس کو اللہ سے یا مخلوق میں سے کسی سے کوئی حاجت درپیش ہو تو اسے چاہیے کہ وضو کر کے دو (2) رکعتیں پڑھے۔ اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ حاجت روائی فرما دے گا'' (سنن ابن ماجہ: 1384) مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت یہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

7- نماز تحیۃ الوضو: وضو کے فوراً بعد دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب اور باعث برکت ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز (تحیۃ الوضو) اس طرح پڑھی کہ اس نے دل میں کسی قسم کے خیالات و وسوسے گزرنے نہیں دیے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے'' (صحیح بخاری: 1934)

8- نماز تحیۃ المسجد: یہ مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت مسجد میں داخل ہونے پر پڑھی جاتی ہے، جو دو (2) رکعت پر مشتمل ہوتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ خطبہ جمعہ دے رہے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا کہ اے فلاں! کیا تم نے (تحیۃ المسجد) نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھ لو (صحیح بخاری: 930)

9- نماز استسقا: اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں باران رحمت کے نزول کے لیے پڑھی جانے والی نماز ہے، اگر بارش نہ ہو تو بار بار نماز استسقا پڑھنا مستحب ہے، تین دن تک اسے متواتر پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا لطف و کرم فرماتا ہے۔ نماز استسقا پڑھنے کے لیے کوئی معین وقت نہیں ہے، مکروہ اوقات کے سوا کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے: ''نبی پاک خاتم النبیین ﷺ دعائے استسقاء کے لیے عید گاہ کو نکلے اور قبلہ رخ ہو کر دو (2) رکعت نماز پڑھی۔'' (صحیح بخاری: 1027)

10- نماز جنازہ: یہ نماز مردے کی دعائے مغفرت کے لیے پڑھی جاتی ہے، اس میں نہ رکوع ہے اور نہ ہی سجدہ ہے، اس میں صرف قیام ہے جس کے دوران مردے کی بخشش کے لیے دعا کی جاتی ہے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **بچوں کو طہارت و پاکیزگی کے واضح تصور کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی ترغیب دیں۔**

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- دین کا ستون ہے:

(A) روزہ (B) حج (C) زکوٰۃ (D) نماز

2- نماز کنجی ہے:

(A) کامیابی کی (B) دنیا کی (C) جنت کی (D) آخرت کی

3- نماز مومن کی ہے:

(A) کامیابی (B) معراج (C) نجات (D) عزت

4- مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

(A) نماز (B) روزہ (C) نفلی عبادات (D) صدقہ و خیرات

taleemcity

-5 نماز بہترین ذریعہ ہے:
(A) نیکیوں کا (B) نجات کا (C) کامیابی کا (D) قرب الٰہی کا

-6 پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے:
(A) صدقہ (B) نماز (C) حج (D) روزہ

-7 نماز روکتی ہے:
(A) دھوکا دہی سے (B) مکروفریب سے (C) بے حیائی اور برائی سے (D) خیانت سے

-8 فرض نماز کے لیے شرط ہے:
(A) مقررہ وقت (B) مسجد (C) نیا لباس (D) باجماعت

-9 انسان کو وقت کی پابندی اور نظم وضبط کا درس ملتا ہے:
(A) حج سے (B) روزہ سے (C) قربانی سے (D) نماز سے

-10 بے شک مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے:
(A) زکوٰۃ (B) نماز (C) روزہ (D) حج

-11 اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے:
(A) وضو کرنے سے (B) نفل پڑھنے سے (C) نماز کی وجہ سے (D) ایثار کرنے سے

-12 پانچ نمازوں کی مثال ہے:
(A) میدان کی طرح (B) چٹان کی طرح (C) وادی کی طرح (D) نہر کی طرح

-13 پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کردیتی ہیں جیسے میل کو ختم کرتا ہے:
(A) پانی (B) شیمپو (C) صابن (D) جھاگ

-14 نماز کے لیے شرط ہے:
(A) غسل کرنا (B) نئے کپڑے پہننا (C) وضو کرنا (D) مسجد میں جانا

-15 نماز کا آغاز ہوتا ہے:
(A) وضو سے (B) قیام سے (C) قرأت سے (D) تکبیر تحریمہ سے

-16 باجماعت نماز اکیلے کی نماز سے افضل ہے:
(A) بیس درجے (B) بائیس درجے (C) چوبیس درجے (D) ستائیس درجے

-17 آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے:
(A) ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے والے کو (B) عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے والے کو
(C) عشا کی نماز باجماعت ادا کرنے والے کو (D) مغرب کی نماز باجماعت ادا کرنے والے کو

-18 نمازی کو عظیم بنادیتی ہے:
(A) مسجد سے نسبت (B) قرآن سے نسبت (C) تسبیح سے نسبت (D) ذکر سے نسبت

-19 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت چھوڑنے کا نتیجہ ہے:
(A) افتراق (B) بے سکونی (C) گمراہی (D) تنگ دستی

taleemcity.com

-20 کون سا عمل انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے؟

(A) گھر میں نماز ادا کرنا (B) مسجد جا کر نماز کو شرائط کے ساتھ ادا کرنا

(C) نماز کو خشوع و خضوع سے ادا کرنا (D) طویل رکعات سے نماز ادا کرنا

-21 دوسروں کے حالات سے باخبر رہ کر، ان کے دکھ درد میں شریک ہونے سے:

(A) تعلقات خوش گوار ہوتے ہیں۔ (B) آدمی کو شہرت ملتی ہے۔

(C) انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے. (D) مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

-22 ہمدردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں:

(A) نماز سے (B) ذکر و اذکار سے (C) تسبیحات سے (D) تلاوت سے

-23 اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت پسندیدہ ہے:

(A) میدان جنگ کی نماز (B) گھر کی تنہائی والی نماز (C) باجماعت نماز (D) خشوع و خضوع والی نماز

-24 نماز تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے کیوں کہ:

(A) نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ (B) نماز سے انسان دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے۔

(C) نماز باوضو ادا کی جاتی ہے۔ (D) نماز کے لیے طہارت لازمی ہے۔

جوابات:

(D) -1	(C) -2	(B) -3	(A) -4	(D) -5	(B) -6	(C) -7	(A) -8	(D) -9	(B) -10
(C) -11	(D) -12	(A) -13	(C) -14	(D) -15	(D) -16	(C) -17	(A) -18	(C) -19	(B) -20
(C) -21	(A) -22	(D) -23	(A) -24						

مختصر جوابی سوالات

-1 نماز کی فضیلت چند سطروں میں تحریر کریں۔

جواب: نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ نماز پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔

-2 نماز کس طرح انسان کو وقت کا پابند بناتی ہے؟

جواب: فرض نماز کے لیے مقررہ وقت شرط ہے۔ مقررہ وقت پر نماز کی ادائیگی انسان کو وقت کا پابند بنا دیتی ہے۔

-3 إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ کا ترجمہ کریں۔

جواب: ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے۔

-4 نماز گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ حدیث میں بیان کردہ مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: پانچ نمازوں کی مثال نہر کی طرح ہے جس کا پانی صاف ستھرا اور گہرا ہو، جو تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے گزرتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا تم خیال کرو گے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کو ختم کر دیتا ہے۔

taleemcity.com

-5 نماز کے حوالے سے کون سے امور انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں؟

جواب: نماز کے لیے وضو کرنا شرط ہے۔ جب انسان وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونا، دانت صاف کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، منہ دھونا، سر کا مسح کرنا اور پاؤں دھونا ظاہری طور پر انسان کو طہارت و پاکیزگی بخشتے ہیں۔

-6 نماز کس طرح ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے؟

جواب: جب انسان نماز کا آغاز کر کے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز میں داخل ہوتا ہے تو قیام، قرأت، رکوع و سجود، قعدہ و جلسہ اور سلام ترتیب کے ساتھ لازم ہیں۔ ارکان نماز کی یہ ترتیب اور اس کی پابندی ہمیں نظم و ضبط کا درس دیتی ہے۔

-7 حدیث مبارکہ میں باجماعت نماز ادا کرنے کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس (27) درجے افضل ہے۔

-8 ساری رات عبادت کا ثواب کس طرح مل سکتا ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز عشا باجماعت ادا کرتا ہے تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جو فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کو بقیہ آدھی رات کا ثواب مل جاتا ہے۔

-9 نماز کس طرح نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے؟

جواب: مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا اس لیے بھی باعث اعزاز ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس عظیم گھر سے نسبت نمازی کو عظیم بنا دیتی ہے۔

-10 بلا عذر گھروں میں نماز پڑھنے پر حدیث مبارکہ میں کون سی وعید آئی ہے؟

جواب: حدیث مبارک میں ہے کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو تو اپنے نبی کی سنت چھوڑ بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

-11 کون سا عمل انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے؟

جواب: گھر سے مسجد کی طرف چل کر جانا اور مسجد میں نماز کو اس کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے ادا کرنا، انسان کو جسمانی اور رُوحانی طور پر مضبوط رکھتا ہے۔

-12 فجر کی نماز ورزش کا درجہ کس طرح رکھتی ہے؟

جواب: فجر کی نماز کے لیے صبح کو بروقت اٹھنا، چہل قدمی کرتے ہوئے مسجد جانا بذات خود ورزش کا درجہ رکھتا ہے\

-13 باجماعت نماز کے معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان محلے داروں اور دیگر نمازیوں سے ملاقات کی وجہ سے ان کے حالات سے باخبر، دکھ درد سے آگاہ اور خوشی و غمی کا احساس کر کے ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے تو ان کے درمیان دوستی و محبت پیدا ہوتی ہے جو معاشرے کے لیے بہت مفید ہے۔ انہی امور کا خیال رکھنے سے انسانی معاشرہ ترقی پاتا ہے۔

-14 نماز سے کون سے جذبات پیدا ہوتے ہیں؟

جواب: نماز سے ہمدردی، ایثار، اخوت و محبت اور رواداری جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

-15 نماز کس طرح تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے؟

جواب: نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے اور تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

-16 باجماعت نماز کے حوالے سے ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ ہم مکمل طہارت کا خیال کرتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ باجماعت نماز ادا کریں تاکہ ہم نماز کے روحانی، جسمانی اور معاشرتی اثرات سے فائدہ حاصل کر سکیں اور دین کی حقیقی روح کے مطابق دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

taleemcity.com

2- روزہ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ قرآن وسنت کی روشنی میں روزے کے مقصد اور فلسفے سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ روزے کی اہمیت وفضیلت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ روزے کے روحانی وجسمانی اور معاشرتی فوائد سمجھ سکیں۔
- ☆ ماہِ رمضان میں بدنی ومالی عبادات بالخصوص تلاوتِ قرآن مجید، قیام اللیل، تراویح، شبِ قدر، اعتکاف کرنے، سحری کرنے، افطار کرنے اور صدقہ وخیرات کی فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ روزے کے ظاہری وباطنی اثرات (تقویٰ، طہارت وپاکیزگی، نظم وضبط، پابندیٔ وقت، تزکیۂ نفس، ایثار) کا عملی زندگی میں جائزہ لے سکیں۔
- ☆ مکمل آداب کے ساتھ روزہ رکھنے والے اور عملی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ ماہِ رمضان میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ، اہل بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمولات سے واقفیت حاصل کر کے انھیں عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔
- ☆ ماہِ رمضان میں بدنی عبادات، صدقات وخیرات، ایثار وغم خواری کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

سوال 14: قرآن وحدیث کی روشنی میں روزے کی فضیلت واہمیت تحریر کریں۔

جواب: روزے کا مفہوم

روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ ''صوم'' یا ''صیام'' استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنیٰ رُک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اُسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

روزے کی فرضیت واہمیت

ارکانِ اسلام میں روزے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ روزہ 2 ہجری میں فرض ہوا۔ روزہ ایسی عبادت ہے جو پچھلی قوموں پر بھی فرض رہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(سورۃ البقرۃ: 183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ (نافرمانی سے) بچ سکو۔

روزے کی فرضیت میں پرہیزگاری کی حکمت پوشیدہ ہے جو تمام پچھلی قوموں کے لیے بھی فرض کی گئی تھی اور اب بھی اسی طرح فرض کی گئی ہے۔ جس کے دل میں تقویٰ پیدا ہو جاتا ہے وہ ہر لحہ رضائے الٰہی میں گزارتا ہے، یہی روزے کا مقصد ہے۔ مسلمان جب ایک مہینا حلال چیزوں سے بھی باز رہنے کی مشق کرتا ہے تو اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ لامحالہ بقیہ گیارہ ماہ بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا میں گزارے گا۔ مسافر اور مریض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ روزے کا مقصد چوں کہ پرہیزگاری کا حصول ہے اس لیے کھانے پینے سے رکنا ہی روزے کا تقاضا نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا بھی روزہ ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: ''جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔'' (سنن ابی داؤد:2362)

قرآن اور رمضان کا تعلق

قرآن اور رمضان کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اسی ماہ میں وحی کی ابتداء ہوئی اور قرآن مجید نازل ہوا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (سورۃ البقرہ:185)

ترجمہ: ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا ہے، جس کا ایک وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لیے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو کہ (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل) میں فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں، سو جو شخص، اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہیے۔

روزہ جیسی عبادت کا رمضان جیسے مبارک مہینے میں فرض ہونا بھی بذات خود بڑی اہمیت کی بات ہے۔ نزول قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ رمضان المبارک میں مسلمان تلاوت کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینا قرآن مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ صاحبان کی امامت میں سنتے ہیں۔

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی عبادت میں کمربستہ ہو جاتے تھے۔ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم میں ازواج مطہرات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری:1903)

فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔ خود سحری و افطار کرنے یا کسی دوسرے مسلمان کو کروانے کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔ (صحیح مسلم:1923)

کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسب توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی:8047)

سوال15: روزے کے فوائد و ثمرات تحریر کریں۔

جواب: 1- طبی فوائد

روزے رکھنے سے جہاں اطمینان قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ بھوک پیاس سے جسم کے کثیف مادے ختم ہو جاتے ہیں۔ طبی تشخیص کے مطابق صحت کی بہتری کے لیے ہفتے میں ایک دن کچھ نہیں کھانا چاہیے اس سے ذہنی صحت بھی اچھی رہتی ہے۔

2- ضرورت مندوں کی امداد

روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

3- نظم و ضبط کی پابندی

مقررہ وقت پر سحری اور افطار انسان کو نظم و ضبط کی پابندی کا درس دیتی ہے۔ ایک ہی وقت میں پوری ملت اسلامیہ کا ایک ہی عبادت میں مشغول ہو جانا اسے نظم و ضبط کی پابندی کا عادی بنا دیتا ہے۔

These Notes are available on taleemcity.com

4- انسانی ہمدردی کا جذبہ

روزے سے مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیزگاری، جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ رمضان کو مواسات یعنی غمگساری کا مہینا بھی کہا جاتا ہے۔

5- شوقِ عبادت

روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

6- ضبطِ نفس کی تربیت

روزہ نفسانی خواہشات کو مارنے اور نفس پر قابو پانے کی بہترین تربیت ہے۔ اپنے نفس پر قابو رکھنا بہت بڑا وصف ہے۔ روزے کا مقصد بھی یہی ہے کہ انسان اپنی نفسانی خواہشات پر قابو رکھ کر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کر دے۔ یہی چیز اسے ہر قسم کی برائیوں سے بچا کر رکھے گی اور خلاف شریعت کام سے روکے گی۔

7- آخرت کی کامیابی

روزہ دار کے لیے آخرت میں کامیابی اور جنت عطا کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ روزے کا بہت زیادہ اجر انسان کے لیے جنت کا ضامن ہے۔ اگر روزے کو تمام شرائط کے ساتھ پورا کیا جائے تو انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب رہتا ہے۔

8- اخلاص

روزے سے انسان کے اندر اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جس میں ریاکاری کا پہلو شامل نہیں بلکہ اس عبادت کا علم صرف اللہ تعالیٰ اور بندے کو معلوم ہوتا ہے۔ انسان تنہائی میں بھی ممنوعہ چیزوں سے پرہیز کرتا ہے تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے کرتا ہے۔

9- گناہوں کی بخشش

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھنے سے انسان کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

10- مجاہدانہ تربیت

روزہ ایسی عبادت ہے جو ہر عاقل و بالغ اور تندرست شخص کو ادا کرنا پڑتی ہے۔ روزے کی حالت میں چونکہ ہر کام وقت پر انجام دینا لازمی قرار دیا گیا ہے جیسے سحری و افطاری وغیرہ۔ اس کے علاوہ سارا دن بھوکے اور پیاسے رہنے کی مشق اسے اس قابل بنا دیتی ہے کہ آدمی وقت آنے پر صبر اور ہمت و استقلال کا مظاہرہ کر سکے۔ اس طرح روزہ انسان میں مجاہدانہ کردار پیدا کرتا ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) قرآنِ مجید کے مطابق روزے کا سب سے اہم مقصد ہے:

(الف) تقویٰ کا حصول (ب) دوسروں سے ہمدردی (ج) صدقات وخیرات کی کثرت (د) غربا ومساکین کی امداد

(ii) وہ روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں:

(الف) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو (ب) جس میں سحری نہ کی جائے

(ج) جس میں صدقہ وخیرات نہ کیا جائے (د) جس میں پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا جائے

(iii) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کے اندر جذبات پیدا ہوتے ہیں:

(الف) ہمدردی کے (ب) رواداری کے (ج) عفوودرگزر کے (د) کفایت شعاری کے

(iv) مقررہ وقت پر سحر و افطار کرنے سے انسان میں صفت پیدا ہوتی ہے:

(الف) صبر وتحمل کی (ب) استقامت کی (ج) نظم وضبط کی (د) صلہ رحمی کی

(v) رمضان المبارک میں بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کے بارے میں احساس ہوتا ہے:

(الف) بھوک پیاس کا (ب) مالی پریشانی کا (ج) جسمانی مشقت کا (د) عزتِ نفس کا

جوابات: (i) تقویٰ کا حصول (ii) جس میں جھوٹ اور فحش گوئی شامل ہو (iii) ہمدردی کے
(iv) نظم وضبط کی (v) بھوک پیاس کا

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) صوم کا معنیٰ ومفہوم تحریر کریں۔

جواب: روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنیٰ رُک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اُسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

(ii) روزے کے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے، جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(iii) روزہ انسان کو پابندی وقت اور نظم وضبط کا کس طرح درس دیتا ہے؟

جواب: روزہ انسان کو مقررہ وقت پر سحری وافطاری کے ذریعے پابندی وقت اور نظم وضبط کا درس دیتا ہے۔

(iv) رمضان المبارک میں کی جانے والی مالی عبادات کون سی ہیں؟

جواب: کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسبِ توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر وثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔ (جامع ترمذی: 8047)

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

(v) روزے کے کوئی سے دو معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: 1- روزے کی برکات حاصل کرنے کے لیے لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

2- روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

سوال 3: ۔ تفصیلی جواب دیں:

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں روزے کی اہمیت اور فضیلت تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 14

(ii) روزے کے فوائد و ثمرات بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 15

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ ماہ رمضان المبارک میں کیے جانے والے مسنون کاموں کی فہرست بنائیں۔

جواب: 1- تلاوت قرآن مجید 2- نماز تراویح کا اہتمام 3- آخری عشرے کا اعتکاف
4- صدقات و خیرات کی ادائیگی 5- غربا و مساکین کے لیے سحری و افطاری کا اہتمام

☆ طلبہ اپنے رشتہ داروں اور محلے کے غریب و نادار لوگوں کی فہرست بنائیں اور ان میں خود فطرانہ اور صدقات و خیرات تقسیم کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ رمضان المبارک کے فوائد و ثمرات کا چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: رمضان المبارک کے فوائد و ثمرات:

1- حصول تقویٰ و پرہیز گاری 2- خلوص و ایمانداری 3- اعزا و اقربا سے حسن سلوک 4- منافقت و منافرت سے اجتناب
5- نفسیاتی خواہشات پر کنٹرول 6- صبر و استقامت 7- فقرا و مساکین کی مدد کا جذبہ

☆ طلبہ کو روزہ رکھنے اور احترام رمضان المبارک کے متعلق احکام سے آگاہ کریں۔

جواب: روزہ رکھنے اور احترام رمضان کے متعلق احکام: رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس میں نیکیوں کا ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر (70) گنا کر دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، شیطان قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے کے روزے مسلمانوں پر فرض کیے گئے ہیں۔ اس مبارک مہینے میں درج ذیل کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے:

1- کھلے عام کھانا پینا 2- گالی گلوچ 3- جھوٹ بولنا، چغلی اور غیبت کرنا
4- شور شرابا کرنا 5- کھیل تماشے میں وقت ضائع کرنا 6- میوزک سننا

ہمیں چاہیے کہ ان سب غیر شرعی کاموں سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کا ذکر کرنے، تلاوت قرآن مجید اور درود پاک پڑھنے میں صرف کریں۔

taleemcity.com

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 روزے کے لیے قرآن و حدیث میں لفظ استعمال ہوا ہے:
(A) صلوٰۃ (B) صوم (C) صوام (D) صلوات

-2 صوم کے لفظی معنی ہیں:
(A) دعا کرنا (B) عبادت کرنا (C) اللہ تعالیٰ کا ڈر (D) رک جانا یا بچ جانا

-3 وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رک جاتا ہے، اُسے کہا جاتا ہے:
(A) نماز (B) اعتکاف (C) روزہ (D) حج

-4 روزہ فرض ہوا:
(A) یکم ہجری میں (B) دو ہجری میں (C) تین ہجری میں (D) چار ہجری میں

-5 اے ایمان والو تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح فرض کیا گیا تھا:
(A) حضرت آدم علیہ السلام پر (B) حضرت نوح علیہ السلام پر (C) بنی اسرائیل پر (D) پہلے لوگوں پر

-6 روزہ کا اولین مقصد ہے:
(A) تقویٰ اور پرہیزگاری (B) اجر کا حصول (C) جنت کا حصول (D) اُخروی کامیابی

-7 روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے:
(A) بڑھاپے کے علاوہ (B) محنت و مشقت کے کام کے علاوہ
(C) مسافر اور مریض کے علاوہ (D) ایام اشراق کے علاوہ

-8 کھانے پینے کے ساتھ جسم کے تمام اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکتا ہے:
(A) حج (B) نماز (C) صدقہ (D) روزہ

-9 اللہ تعالیٰ کو کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں:
(A) جو نماز نہ پڑھے (B) جو جھوٹ بولنا نہ چھوڑے (C) جو تلاوت نہ کرے (D) جو صدقہ نہ دے

-10 سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے:
(A) آدھی رات کو (B) طلوع فجر کے بعد (C) طلوع فجر سے (D) نماز فجر کے وقت

-11 افطار کا وقت ہوتا ہے:
(A) مغرب کا وقت شروع ہونے پر (B) نماز مغرب کے بعد (C) عشا سے پہلے (D) غروب آفتاب کے دس منٹ بعد

-12 سحری کرنے میں ہے:
(A) برکت (B) بچت (C) مزہ (D) خوشی

-13 کسی مسلمان کا روزہ افطار کروانے پر اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے:
(A) پیٹ بھر کر کھانا کھلانے سے (B) مختلف پھلوں سے روزہ افطار کروانے پر
(C) مشروبات سے روزہ افطار کروانے پر (D) کھجور یا پانی سے روزہ افطار کروانے پر

taleemcity.com

14- کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرانے پر ثواب ملے گا:

(A) روزہ دار سے آدھا (B) روزہ دار کے برابر (C) روزہ دار سے دوگنا (D) روزہ دار سے کم

15- نزول قرآن ہوا:

(A) شب برأت میں (B) ایام تشریق میں (C) لیلۃ القدر میں (D) شب معراج میں

16- ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے:

(A) محرم میں (B) صفر میں (C) ربیع الاوّل میں (D) رمضان میں

17- لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ نے بہتر قرار دیا ہے:

(A) ہزار مہینوں سے (B) سیکڑوں مہینوں سے (C) سارے سال سے (D) سارے رمضان سے

18- رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے:

(A) شب برأت کو (B) لیلۃ القدر کو (C) لیلۃ الجائزہ کو (D) شب معراج کو

19- رمضان میں مسلمان برکات حاصل کرتے ہیں:

(A) ذکر کی (B) تسبیحات کی (C) تلاوت کلام مجید کی (D) حمد و نعت کی

20- اعتکاف کی سنت ادا کی جاتی ہے:

(A) ایام تشریق میں (B) رمضان کے پہلے عشرے میں

(C) رمضان کے دوسرے عشرے میں (D) رمضان کے آخری عشرے میں

21- رمضان کے بابرکت مہینے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر عبادت میں کمربستہ ہو جاتے تھے:

(A) بچے (B) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (C) یہود (D) مشرکین

22- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں اعتکاف کرتے تھے:

(A) تین دن کا (B) پانچ دن کا (C) سات دن کا (D) دس دن کا

23- اطمینان قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(A) حج سے (B) زکوٰۃ سے (C) روزہ سے (D) نماز سے

24- روزوں کی وجہ سے کس طرح انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے؟

(A) کم کھانے سے معدہ کو آرام ملتا ہے (B) زیادہ وقت عبادت میں گزارتا ہے

(C) زیادہ وقت سو کر گزرتا ہے (D) محنت و مشقت والا کام نہیں کرتا

25- لوگ زیادہ تر زکوٰۃ و صدقات دیتے ہیں:

(A) محرم میں (B) شوال میں (C) ربیع الاوّل میں (D) رمضان میں

26- مقررہ وقت پر سحری و افطاری سے درس ملتا ہے:

(A) بھوک پیاس کے احساس کا (B) نظم و ضبط کا (C) مساوات و برابری کا (D) ہمدردی و ایثار کا

27- تقویٰ، ایثار و ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں:

(A) نماز سے (B) زکوٰۃ سے (C) حج سے (D) روزہ سے

28- روزے کی وجہ سے فضا پیدا ہوتی ہے:

(A) نیکی اور تقویٰ کی (B) سحری کے اہتمام کی (C) افطاری کے اہتمام کی (D) قربانی کرنے کی

taleemcity.com

-29 مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے:

(A) محرم میں (B) ربیع الاول میں (C) رمضان میں (D) ذوالحج میں

-30 ہمیں رمضان المبارک کے معاملات کو جاری رکھنا چاہیے:

(A) تین ماہ تک (B) چھے ماہ تک (C) نو ماہ تک (D) سال بھر

جوابات:

(C) -10	(B) -9	(D) -8	(C) -7	(A) -6	(D) -5	(B) -4	(C) -3	(D) -2	(B) -1
(D) -20	(C) -19	(B) -18	(A) -17	(D) -16	(C) -15	(B) -14	(D) -13	(A) -12	(A) -11
(D) -30	(C) -29	(A) -28	(D) -27	(B) -26	(D) -25	(A) -24	(C) -23	(D) -22	(B) -21

مختصر جوابی سوالات

-1 روزہ کے لیے قرآن وحدیث میں کون سا لفظ استعمال ہوا ہے؟ نیز اس کے معانی کیا ہیں؟

جواب: روزے کے لیے قرآن وحدیث میں لفظ 'صوم' یا 'صیام' استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی رُک جانے یا بچ جانے کے ہیں۔

-2 شرعی اصطلاح میں صوم یعنی روزے سے کیا مراد ہے؟

جواب: شرعی اصطلاح میں وہ عبادت جس میں ایک مسلمان طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور اپنی جائز نفسانی خواہشات سے رُک جاتا ہے، اُسے ''صوم'' یعنی روزہ کہا جاتا ہے۔

-3 روزے کی فرضیت کے حوالے سے قرآنی آیت بمعہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ (نافرمانی سے) بچ سکو۔

-4 روزہ کن پر فرض ہے؟

جواب: مسافر اور مریض کے علاوہ روزہ ہر عاقل، بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

-5 روزے میں کھانے پینے سے رکنے کے ساتھ اور کیا کرنا چاہیے؟

جواب: روزے کا مقصد چوں کہ پرہیزگاری کا حصول ہے اس لیے کھانے پینے سے رکنا ہی روزے کا تقاضا نہیں بلکہ جسم کے تمام اعضا کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا بھی روزہ ہے۔

-6 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے روزے کی حالت میں جھوٹ بولنے والے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھوڑ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

These Notes are available on taleemcity.com

-7 سحری اور افطار کے اوقات کون سے ہیں؟

جواب: طلوعِ فجر سے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور مغرب کا وقت شروع ہونے پر افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔

-8 حدیث مبارکہ میں سحری کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کرو کیوں کہ سحری کرنے میں برکت ہے۔

-9 کن چیزوں سے دوسرے مسلمان کا روزہ افطار کروانے پر اجر کا وعدہ ہے؟

جواب: کسی مسلمان کو افطار کروانے کے لیے صرف کھجور، پانی یا حسبِ توفیق دسترخوان بچھانے پر بھی اجر و ثواب کی نوید سنائی گئی ہے۔

-10 حدیث مبارکہ کے مطابق دوسرے مسلمان کا روزہ افطار کروانے کا کتنا اجر ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا،

بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔

-11 رمضان المبارک میں ہر عمل میں خیر و برکت کیوں بڑھ جاتی ہے؟

جواب: نزولِ قرآن مجید چوں کہ لیلۃ القدر میں ہوا تھا، اس لیے اس مہینے میں ہر عمل میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے۔

-12 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے لیلۃ القدر کو کہاں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادت کر کے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

-13 رمضان میں مسلمان کس طرح کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں مسلمان تلاوت کلام مجید کی برکات حاصل کرتے ہیں۔ نماز تراویح ادا کرتے ہوئے پورا مہینا قرآن مجید کی تلاوت ماہر قاری اور حفاظ صاحبان کی امامت میں سنتے ہیں۔

-14 رمضان کے آخری عشرے میں مسلمان خواتین و حضرات کیا کرتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں خواتین و حضرات اعتکاف کی سنت ادا کرتے ہیں۔

-15 رمضان المبارک میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر اور کون لوگ اعمال کرتے تھے؟

جواب: رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی عبادت میں کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم میں ازواجِ مطہرات نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ روزے رکھتیں اور اعتکاف بھی کیا کرتی تھیں۔

-16 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کب اعتکاف فرماتے تھے؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ ہر سال رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف فرماتے تھے۔

-17 روزہ سے کون سے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: روزہ رکھنے سے اطمینانِ قلب اور صبر و شکر جیسے روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

-18 روزہ رکھنے سے انسان کس طرح بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے؟

جواب: کم کھانے کی وجہ سے معدے کو پورا مہینا آرام ملتا ہے جس کی وجہ سے انسان مختلف قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

-19 رمضان میں زکوٰۃ و صدقات ادا کرنے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: رمضان میں لوگ زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے ہیں، جس سے غربا، مساکین اور دیگر ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

-20 روزے کے فوائد پر دو جملے لکھیں۔

جواب: روزے سے مسلمانوں میں تقویٰ و پرہیز گاری، جسمانی و روحانی طہارت اور ایثار و ہمدردی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ روزے کی حالت میں دوسروں کی بھوک پیاس کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کے ساتھ ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

-21 روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہونے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: روزے کی وجہ سے نیکی اور تقویٰ کی فضا پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں عبادت کا شوق بڑھ جاتا ہے اور روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔

-22 رمضان المبارک کا مہینا ہمیں کیا درس دیتا ہے؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ رمضان المبارک میں کثرت سے صدقات و خیرات کا اہتمام کریں تاکہ معاشرے کے نادار اور غریب افراد کی مدد ہو سکے اور وہ بھی عید الفطر کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اپنی بخشش کروا سکیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔